اَربَعِین

فضیلت و آداب ذِکرِ اِلٰہی

کَاشِفُ الأَحزَان

بِمَا رُوِيَ فِي

فَضِيلَةِ ذِكرِ الرَّحمَان

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

اَربعین

فضیلت و آدابِ ذِکرِ اِلٰہی

كَاشِفُ الْأَحْزَانِ
بِمَا رُوِيَ فِي
فَضِيْلَةِ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

شیخ الاسلام الدکتور محمد طاہر القادری

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

تالیف: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

معاونینِ ترجمہ و تخریج: محمد علی قادری، محمد تاج الدین کالامی

اِہتمامِ اِشاعت: فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعت نمبر 1: جون 2016ء

تعداد: 1,200

قیمت:

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز کی CDs/DVDs وغیرہ سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریکِ منہاجُ القرآن کے لیے وقف ہے۔

fmri@research.com.pk

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

﴿صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

المُحتَويَات

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ فِي الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّة ۱۱

۱. فَضْلُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى ۱۳

﴿اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

۲. إِنَّ مَثَلَ ذَاكِرِ اللهِ تَعَالٰى وَغَيْرِ ذَاكِرِهٖ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ۱٦

﴿ذِکرِ اِلٰہی کرنے والا زِندہ اور نہ کرنے والا مردہ کی مانند ہے﴾

۳. فَضْلُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ ۱۹

﴿ذِکر بالجہر کی فضیلت﴾

٤. فَضْلُ الذِّكْرِ بِالسِّرِّ ۲۱

﴿ذِکرِ خفی کی فضیلت﴾

٥. إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَيْهِ تَعَالٰى ۲۳

﴿اَہلِ ذِکر اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں﴾

٦. إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ مُجَالَسَتِهٖ تَعَالٰى ٢٦

﴿اہلِ ذکر اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں﴾

٧. إِنَّ أَهْلَ مَجَالِسِ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ٢٧

﴿مجالسِ ذِکر سجانے والے روزِ محشر مکرّم ہوں گے﴾

٨. طَوَافُ الْمَلَائِكَةِ فِي الطُّرُقِ وَابْتِغَاؤُهُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ ٢٨

﴿فرشتے زمینی راستوں پر گشت کرتے اور مجالسِ ذِکر کی تلاش میں رہتے ہیں﴾

٩. فَضْلُ ذِكْرِهٖ تَعَالٰى فِي الْأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ ٣٠

﴿بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

١٠. كَوْنُ الذِّكْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِهٖ تَعَالٰى ٣٣

﴿ذِکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال سے بھی اَفضل عمل ہے﴾

١١. كَوْنُ الذِّكْرِ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ وَشِفَاءَهَا ٣٥

﴿اللہ تعالیٰ کا ذِکر دلوں کو چمکانے والا اور ان کی شفاء ہے﴾

١٢. إِنَّ ذِكْرَهٗ يُنْجِي مِنْ عَذَابِ النَّارِ ٣٦

﴿ اللہ تعالیٰ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے ﴾

اَلْبَابُ الثَّانِي فِي الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ ٣٩

١. فَضْلُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰی ٤١

﴿ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت ﴾

٢. إِنَّ مَثَلَ ذَاكِرِ اللهِ تَعَالٰی وَغَيْرِ ذَاكِرِهٖ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ ٧٢

﴿ ذِکرِ اِلٰہی کرنے والا زِندہ اور نہ کرنے والا مردہ کی مانند ہے ﴾

٣. فَضْلُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ ٧٦

﴿ ذِکر بالجہر کی فضیلت ﴾

٤. فَضْلُ الذِّكْرِ بِالسِّرِّ ٨١

﴿ ذِکرِ خفی کی فضیلت ﴾

٥. إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَيْهِ تَعَالٰی ٨٧

﴿ اَہلِ ذِکر اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں ﴾

٦. إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ مُجَالَسَتِهٖ تَعَالٰی ٩٦

﴿اہلِ ذکر اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں﴾

٧. إِنَّهُ تَعَالٰى لَا يَرُدُّ دُعَاءَ الذَّاكِرِيْنَ ١٠٠

﴿اللہ تعالیٰ اَہلِ ذکر کی دعا ردّ نہیں فرماتا﴾

٨. إِنَّ أَهْلَ مَجَالِسِ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ١٠٥

﴿مجالسِ ذِکر سجانے والے روزِ محشر مکرّم ہوں گے﴾

٩. إِضَاءَةُ بُيُوْتِ أَهْلِ الذِّكْرِ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ١١٢

﴿ذاکرین کے گھر اَہلِ سماء کو ستاروں کی طرح روشن نظر آتے ہیں﴾

١٠. قَوْلُهُ ﷺ: أَكْثِرُوا ذِكْرَهُ تَعَالٰى حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَجْنُوْنٌ ١١٥

﴿اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں دیوانہ کہیں﴾

١١. طَوَافُ الْمَلَائِكَةِ فِي الطُّرُقِ وَابْتِغَاؤُهُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ ١١٩

﴿فرشتے زمینی راستوں پر گشت کرتے اور مجالسِ ذِکر کی تلاش میں رہتے ہیں﴾

١٢. كَوْنُ حَلَقَاتِ الذِّكْرِ رِيَاضَ الْجَنَّةِ ١٢٧

﴿حلقاتِ ذِکر جنت کے باغات ہیں﴾

١٣. اِسْتِبْشَارُ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ فِيْهَا اللهُ تَعَالٰى ١٣٤

﴿جس خطے پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ اپنی خوش نصیبی پر مسرور ہوتا ہے﴾

١٤. فَضْلُ ذِكْرِهٖ تَعَالٰى فِي الْأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ ١٣٩

﴿بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

١٥. إِنَّهٗ تَعَالٰى يُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ بِالذَّاكِرِيْنَ وَيَسْأَلُهُمْ عَنْ أَحْوَالِهِمْ ١٤٧

﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذاکرین پر فخر کرتا ہے اور ان سے اہلِ ذکر کا حال دریافت فرماتا ہے﴾

١٦. كَوْنُ الذِّكْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْإِنْفَاقِ فِي سَبِيْلِهٖ تَعَالٰى ١٥٢

﴿ذِکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بھی افضل عمل ہے﴾

١٧. كَوْنُ الذِّكْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِهٖ تَعَالٰى ١٥٤

﴿ذِکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال سے بھی اَفضل عمل ہے﴾

١٨. كَوْنُ الذِّكْرِ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ وَشِفَاءَهَا ١٦٣

﴿اللہ تعالیٰ کا ذِکر دلوں کو چمکانے والا اور ان کی شفاء ہے﴾

١٩. إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالشُّهَدَاءَ يَغْبِطُوْنَ الذَّاكِرِيْنَ بِمَكَانَتِهِمْ مِنْهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ ١٦٨

﴿اَنبیاء و شہداء روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذاکرین کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے﴾

٢٠. إِنَّ ذِكْرَهُ يُنْجِي مِنْ عَذَابِ النَّارِ ١٧٤

﴿اللہ تعالیٰ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾

اَلْبَابُ الْأَوَّلُ

فِي

الْآيَاتِ الْقُرْآنِيَّةِ

فَضْلُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى

﴿اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

(۱) فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ○

(البقرة، ۲/ ۱۵۲)

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو○

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الأنفال، ۸/ ۴۵)

اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ○

(۳) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ○ (الرعد، ۱۳/ ۲۸)

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے○

(۴) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ اَعْمٰی○ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا○ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ج وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰی○

(طه، ٢٠/١٢٤-١٢٦)

اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کردیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا○ (اللہ) فرمائے گا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا○

(٥) اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ط اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ط وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ○ (العنكبوت، ٢٩/٤٥)

(اے حبیبِ مکرّم!) آپ وہ کتاب پڑھ کر سنائیے جو آپ کی طرف (بذریعہ) وحی بھیجی گئی ہے، اور نماز قائم کیجیے، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو○

(٦) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ○ (الجمعة، ٦٢/٩-١٠)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو○ پھر جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور (پھر) اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرنے لگو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ○

(۷) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی○ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی○

(الأعلى، ٨٧/١٤-١٥)

بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیا○ اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا○

إِنَّ مَثَلَ ذَاكِرِ اللهِ تَعَالٰى وَغَيْرِ ذَاكِرِهٖ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

﴿ ذِکرِ اِلٰہی کرنے والا زِندہ اور نہ کرنے والا مردہ کی مانند ہے ﴾

(١) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ○ (الأنفال، ٨/ ٢)

ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)○

(٢) أَفَمَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللهِ ط اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ اَللهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ق تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ○

(الزمر، ۳۹/۲۲-۲۳)

بھلا، اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہوجاتا ہے، (اس کے برعکس) پس اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کے ذکر (کے فیض) سے (محروم ہوکر) سخت ہوگئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں○ اللہ ہی نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایک کتاب ہے جس کی باتیں (نظم اور معانی میں) ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہیں (جس کی آیتیں) باربار دہرائی گئی ہیں، جس سے اُن لوگوں کے جسموں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر اُن کی جلدیں اور دل نرم ہوجاتے ہیں (اور رِقّت کے ساتھ) اللہ کے ذکر کی طرف (محو ہو جاتے ہیں)۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے رہنمائی فرماتا ہے۔ اور اللہ جسے گمراہ کردیتا (یعنی گمراہ چھوڑ دیتا) ہے تو اُس کے لیے کوئی ھادی نہیں ہوتا○

(۳) وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ○

(الزمر، ۳۹/۴۵)

اور جب تنہا اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل گھٹن اور کراہت کا شکار ہو جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے، اور جب اللہ کے سوا اُن بتوں کا ذکر کیا جاتا ہے (جنہیں وہ پوجتے ہیں) تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں○

فَضْلُ الذِّکْرِ بِالْجَهْرِ

﴿ذِکر بالجہر کی فضیلت﴾

(۱) اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَo

(الأعراف، ۷/۵۵)

تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتاo

(۲) وَاذْکُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِیْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَکُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَo (الأعراف، ۷/۲۰۵)

اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤo

(۳) فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِo

(البقرة، ۲/۱۵۲)

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کروo

(٤) فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ○

(البقرة، ٢/١٩٨)

پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعرِ حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بے شک اس سے پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے○

(٥) فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا. (البقرة، ٢/٢٠٠)

پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدّتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔

(٦) فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ. (النساء، ٤/١٠٣)

پھر اے (مسلمانو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو۔

فَضْلُ الذِّکْرِ بِالسِّرِّ

﴿ذِکرِ خفی کی فضیلت﴾

(۱) اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَo

(الأعراف، ۷/۵۵)

تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتاo

(۲) وَاذْكُرْ رَّبَّکَ فِیْ نَفْسِکَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَo (الأعراف، ۷/۲۰۵)

اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکرِ حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤo

(۳) كٓهٰيٰعٓصٓo ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّکَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّاo اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّاo (مریم، ۱۹/۱-۳)

کاف ہا یا عین صاد، (حقیقی معنی اللہ اور رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں)o یہ آپ کے رب کی رحمت کا ذکر ہے (جو اس نے) اپنے (برگزیدہ) بندے زکریا

(علیہ السلام) پر (فرمائی تھی)۝ جب انہوں نے اپنے رب کو (ادب بھری) دبی آواز سے پکارا۝

إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَيْهِ تَعَالٰى

﴿اَہلِ ذِکر اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں﴾

(۱) وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ط فَاِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا ط وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ○ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰـهُمْ يُنْفِقُوْنَ○

(الحج، ۲۲/۳٤-۳۵)

اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کر دی ہے تاکہ وہ ان مویشی چوپایوں پر جو اللہ نے انہیں عنایت فرمائے ہیں (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں، سو تمہارا معبود ایک (ہی) معبود ہے پس تم اسی کے فرمانبردار بن جاؤ، اور (اے حبیب!) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں○ (یہ) وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو مصیبتیں انہیں پہنچتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا فرمایا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں○

(۲) فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِO رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُO لِيَجْزِيَهُمُ اللهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍO (النور، ٢٤/٣٦-٣٨)

(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کے نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیںO (اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گیO تاکہ اللہ انہیں ان (نیک) اعمال کا بہتر بدلہ دے جو انہوں نے کیے ہیں اور اپنے فضل سے انہیں اور (بھی) زیادہ (عطا) فرما دے، اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق (و عطا) سے نوازتا ہےO

(٣) اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ

وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا○ (الأحزاب، ۳۳/۳۵)

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، اور مومن مَرد اور مومن عورتیں، اور فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، اور صدق والے مرد اور صدق والی عورتیں، اور صبر والے مرد اور صبر والی عورتیں، اور عاجزی والے مرد اور عاجزی والی عورتیں، اور صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ نے اِن سب کے لیے بخشِش اور عظیم اجر تیار فرما رکھا ہے○

إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ مُجَالَسَتِهٖ تَعَالٰی

﴿اہلِ ذکر اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں﴾

(١) فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِo

(البقرة، ٢/١٥٢)

سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کروo

(٢) وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًاo

(النساء، ٤/٦٩)

اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیںo

إِنَّ أَهْلَ مَجَالِسِ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿مجالسِ ذِکر سجانے والے روزِ محشر مکرّم ہوں گے﴾

(۱) وَاذْكُرُوا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (الأنفال، ۸/۴۵)

اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ ○

(۲) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ○ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ○

(الأعلى، ۸۷/۱۴-۱۵)

بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہوگیا ○ اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا ○

طَوَافُ الْمَلَائِكَةِ فِي الطُّرُقِ وَابْتِغَاؤُهُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ

﴿فرشتے زمینی راستوں پر گشت کرتے اور مجالسِ ذِکر کی تلاش میں رہتے ہیں﴾

(١) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ○

(حم السجدة، ٤١/ ٣٠)

بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہوگئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا○

(٢) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ط اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ○

(الشوریٰ، ٤٢/ ٥)

قریب ہے آسمانی کرّے اپنے اوپر کی جانب سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو زمین

میں ہیں بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو، اللہ ہی بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہے○

فَضْلُ ذِكْرِهٖ تَعَالٰى فِي الْأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴿بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

(١) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ. (الكهف، ١٨/ ٢٤)

اور اپنے رب کا ذکر کیا کریں جب آپ بھول جائیں۔

(٢) وَ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَاo نِ الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَ كَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًاo

(الكهف، ١٨/ ١٠٠-١٠١)

اور ہم اس دن دوزخ کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کر کے پیش کریں گےo وہ لوگ جن کی آنکھیں میرے ذکر سے حجابِ (غفلت) میں تھیں اور وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھےo

(٣) وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰيo قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰي وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًاo

قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ج وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى○

(طه، ۲۰/۱۲۴-۱۲۶)

اور جس نے میرے ذکر (یعنی میری یاد اور نصیحت) سے روگردانی کی تو اس کے لیے دنیاوی معاش (بھی) تنگ کر دیا جائے گا اور ہم اسے قیامت کے دن (بھی) اندھا اٹھائیں گے○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے (آج) اندھا کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) بینا تھا○ ارشاد ہوگا: ایسا ہی (ہوا کہ دنیا میں) تیرے پاس ہماری نشانیاں آئیں پس تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تو (بھی) بھلا دیا جائے گا○

(۴) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ لا يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ○

(النور، ۲۴/۳۷)

(اللہ کے اس نور کے حامل) وہی مردانِ (خدا) ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت نہ اللہ کی یاد سے غافل کرتی ہے اور نہ نماز قائم کرنے سے اور نہ زکوٰۃ ادا کرنے سے (بلکہ دنیوی فرائض کی ادائیگی کے دوران بھی) وہ (ہمہ وقت) اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں (خوف کے باعث) دل اور آنکھیں (سب) الٹ پلٹ ہو جائیں گی○

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ o

(الجمعة، ٦٢/٩)

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کے لیے اذان دی جائے تو فوراً اللہ کے ذکر (یعنی خطبہ و نماز) کی طرف تیزی سے چل پڑو اور خرید و فروخت (یعنی کاروبار) چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو o

كَوْنُ الذِّكْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِهٖ تَعَالٰى

﴿ذِکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال سے بھی اَفضل عمل ہے﴾

(۱) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ○ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ج فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ○ (البقرة، ۲/ ۲۳۸-۲۳۹)

سب نمازوں کی محافظت کیا کرو اور بالخصوص درمیانی نماز کی، اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو○ پھر اگر تم حالتِ خوف میں ہو تو پیادہ یا سوار (جیسے بھی ہو نماز پڑھ لیا کرو)، پھر جب تم حالتِ امن میں آجاؤ تو انہی طریقوں پر اللہ کی یاد کرو جو اس نے تمہیں سکھائے ہیں جنہیں تم (پہلے) نہیں جانتے تھے○

(۲) وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ○

(آل عمران، ۳/ ٤١)

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو○

(٣) فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ج اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○ (النساء، ٤/ ١٠٣)

پھر (اے مسلمان مجاہدو!) جب تم نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پالو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بے شک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے ○

كَوْنُ الذِّكْرِ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ وَشِفَاءَهَا

﴿اللہ تعالیٰ کا ذِکر دلوں کو چمکانے والا اور ان کی شفاء ہے﴾

(۱) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللهِ ؕ اَ لَا بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ○ (الرعد، ۱۳/ ۲۸)

جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے ○

(۲) اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ (الحدید، ۵۷/ ۱۶)

کیا ایمان والوں کے لیے (ابھی) وہ وقت نہیں آیا کہ اُن کے دل اللہ کی یاد کے لیے رِقّت کے ساتھ جھک جائیں اور اس حق کے لیے (بھی) جو نازل ہوا ہے اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر مدّت دراز گزر گئی تو اُن کے دل سخت ہوگئے، اور ان میں بہت سے لوگ نافرمان ہیں ○

إِنَّ ذِكْرَهُ يُنْجِي مِنْ عَذَابِ النَّارِ

﴿اللہ تعالیٰ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾

(١) وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ (آل عمران، ٣/١٣٥)

اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ وہ کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے○

(٢) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○

(آل عمران، ٣/١٩٠-١٩١)

بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ

سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں○ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اس کی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے○

(۳) وَّ عَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ○ نِالَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا○

(الکھف، ۱۸/ ۱۰۰-۱۰۱)

اور ہم اس دن دوزخ کو کافروں کے سامنے بالکل عیاں کر کے پیش کریں گے○ وہ لوگ جن کی آنکھیں میری یاد سے حجابِ (غفلت) میں تھیں اور وہ (میرا ذکر) سن بھی نہ سکتے تھے○

اَلْبَابُ الثَّانِي

فِي

اْلأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ

فَضْلُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى

﴿اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم/٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم/٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في حسن الظن بالله، ٥/٥٨١، الرقم/٣٦٠٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٢، الرقم/٧٧٣٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم/٣٨٢٢۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ **سے روایت ہے** کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرتا ہے تو میں بھی اپنے (شایانِ شان) اکیلے اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جہری) کرتا ہے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آتا ہے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَا يَذْكُرُنِي عَبْدِي فِي نَفْسِهٖ إِلَّا ذَكَرْتُهٗ فِي مَلَأٍ مِنْ مَلَائِكَتِي وَلَا يَذْكُرُنِي فِي مَلَأٍ إِلَّا ذَكَرْتُهٗ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى. (١)

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٢/٢٠، الرقم/٣٩١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٢/٢، الرقم/٢٢٨٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٨/١٠۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن انس ﷜ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے فرشتوں کی جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اسے رفیق اعلیٰ میں یاد کرتا ہوں۔ (شارحینِ حدیث کے مطابق رفیق اعلی سے مراد جماعتِ انبیاء علیہم السلام ہیں۔)

اس روایت کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: عَبْدِي، إِذَا ذَكَرْتَنِي خَالِيًا، ذَكَرْتُكَ خَالِيًا، وَإِنْ ذَكَرْتَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُكَ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَأَكْثَرَ. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ بیان کرتے

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٦، الرقم/٥٥١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٢، الرقم/٢٢٨٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٨۔

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے میرے بندے! جب تو مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے تنہائی میں یاد کرتا ہوں اور اگر تو مجھے جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں تجھے اس سے بہتر اور بڑی جماعت میں یاد کرتا ہوں۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

جَاءَ فِي الإِنْجِيْلِ: أُذْكُرْنِي حِيْنَ تَغْضَبُ أَذْكُرْكَ حِيْنَ أَغْضَبُ، وَارْضَ بِنُصْرَتِي لَكَ، فَإِنَّ نُصْرَتِي لَكَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ نُّصْرَتِكَ لِنَفْسِكَ.(١)

ذَكَرَهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

انجیل میں مذکور ہے کہ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) تو مجھے اس وقت یاد رکھ جب تو غصہ میں ہو، تو میں بھی تجھے اس وقت یاد رکھوں گا جب میں غصے میں ہوں گا؛ اور میں جو تمہاری مدد کروں، اس پر راضی رہ کیونکہ تمہارے لیے میری مدد و نصرت بہتر ہے اس مدد و نصرت سے جو تو خود اپنی ذات کے لیے کرے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں بیان کیا ہے۔

(١) القشيري في الرسالة/٢٢٥۔

٢. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ. قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّيْ وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهٖ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا. قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللهِ، مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا إِنِّيْ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ وَلٰكِنَّهٗ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ اللهَ ﷻ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٥، الرقم/٢٧٠١، والنسائي في السنن، كتاب آداب القضاة، باب كيف يستحلف الحاكم، ٨/٢٤٩، الرقم/٥٤٢٦، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٨١، الرقم/٧٣٨٧، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٥، الرقم/٨١٣۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا۔ انہوں نے دریافت فرمایا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لیے (مسجد میں) بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے دوبارہ دریافت فرمایا: بخدا کیا صرف اللہ کے ذکر نے تمہیں یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا صرف اللہ کے ذکر نے ہی ہمیں یہاں بٹھایا ہوا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں۔ بے شک ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے دریافت فرمایا: کس چیز نے تمہیں یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرنے کے لیے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر احسان فرمایا ہے (یعنی ذکر اور حمد کی صورت میں اُس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخدا صرف اللہ کے ذکر نے تمہیں یہاں بٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا صرف اللہ کے ذکر نے ہی ہمیں یہاں بٹھایا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور اُنہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر فرشتوں کے سامنے فخر کر رہا ہے۔

اِسے امام مسلم اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنِ اللهِ جَلَّ وَعَلَا قَالَ: اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي، فَمَنْ نَازَعَنِي فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ، وَمَنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعاً، وَمَنِ اقْتَرَبَ مِنِّي ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ جَاءَنِي يَمْشِي جِئْتُهُ أُهَرْوِلُ، وَمَنْ جَاءَنِي يُهَرْوِلُ جِئْتُهُ أَسْعٰى، وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَطْيَبَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا تہبند ہے، پس جو شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا، تو میں اسے آگ میں پھینک دوں گا۔ جو ایک بالشت میرے قریب ہوا، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں دو بازو پھیلانے کے برابر اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آئے، میں اس کی طرف دوڑ کر

۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۵٤، الرقم/۸٦۳۵، وأيضًا، ۲/٤۰۵، ۹۲٤۳، وابن حبان في الصحيح، ۲/۳٦، الرقم/۳۲۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٦۱، الرقم/۲۹٤۷۹۔

آ تا ہوں اور جو میری طرف دوڑ کر آئے، میں اس سے زیادہ تیز دوڑ کر اس کی طرف آ تا ہوں اور جو مجھے اپنے دل میں یاد کرے، میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جو مجھے جماعت میں یاد کرے، میں اسے اس کی جماعت سے زیادہ بڑی اور زیادہ پاکیزہ جماعت میں یاد کرتا ہوں۔

اِسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنهما: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ تعالى إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر، ٤/٢٠٧٤، الرقم/٢٧٠٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٩٢، الرقم/١١٨٩٣، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في القوم يجلسون فيذكرون الله تعالى ما لهم من الفضل، ٥/٤٥٩، الرقم/٣٣٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم/٣٧٩١، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٦، الرقم/٨٥٥۔

حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما **دونوں نے حضور نبی اکرم** ﷺ **کے بارے میں گواہی دی** کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لیے بیٹھتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ کا نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔

اسے امام مسلم، احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** ﷺ: **لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰی أَحَدٍ يَقُوْلُ: اللهُ، اللهُ.**

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ **سے مروی ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اللہ کہنے والے کسی شخص پر قیامت نہ آئے گی (یعنی جب قیامت آئے گی تو دنیا میں کوئی بھی اللہ اللہ کرنے والا نہ ہوگا)۔

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب ذهاب الإيمان آخر الزمان، ١/١٣١، الرقم/١٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦٢، الرقم/١٢٦٨٢، وعبد الرزاق في المصنف، ١١/٤٠٢، الرقم/٢٠٨٤٧، وأبو عوانة في المسند، ١/٩٤، الرقم/٢٩٣۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللهُ، اللهُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ایک اور روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت برپا ہوگی جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا۔

اسے بھی امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَوَاحِدٌ يَقُوْلُ: اللهُ، اللهُ. (۱)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ فرماتے ہیں: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک اس زمین پر اللہ اللہ کہنے والا ایک شخص بھی موجود ہوگا۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في الزهد/۲۷۸۔

٦. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْنَ أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْنَ أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: ذِكْرُ اللهِ، قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ: مَا شَيْءٌ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ مَاجَه.

حضرت ابو درداء ﷺ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے؛ تمہارے درجات میں سب سے بلند ہے؛ تمہارے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے سے بھی بہتر

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٩٥، الرقم/٢١٧٥٠ والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه، ٥/٤٥٩، الرقم/٣٣٧٧، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ٢/١٢٤٥، الرقم/٣٧٩٠، ومالك في الموطأ، ١/٢١١، الرقم/٤٩٢، والحاكم في المستدرك ١/٦٧٣، الرقم/ ١٨٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٤، الرقم/٥١٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٣، الرقم/٢٢٩٤۔

ہے جبکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے۔ حضرت معاذ ﷺ نے کہا: کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی ہو۔

اِسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٧. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ قَوْمٍ اجْتَمَعُوا يَذْكُرُوْنَ اللهَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ إِلَّا وَجْهَهُ، إِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: أَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرًا لَكُمْ، قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر اجتماعی طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں تو

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٤٢/٣، الرقم/١٢٤٧٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١٥٤/٢، الرقم/١٥٥٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٠١/١، الرقم/٥٣٤، ٦٩٤، وأبو يعلى في المسند، ١٦٧/٧، الرقم/٤١٤١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦٠/٦، الرقم/٢٩٤٧٧، ٢٤٤/٧، الرقم/ ٣٥٧١٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢٣٤/٧، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ٢٠٥/١.

آسمان سے ایک منادی آواز دیتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیے گئے ہیں۔

اسے امام احمد، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيْهِ، كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی جگہ بیٹھا جہاں اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا تو اس کے لیے اللہ کی طرف سے خسارہ ہے، اور جو شخص ایسے بستر پر لیٹے جس پر وہ اللہ کا ذکر نہ کرے تو اس کے لیے بھی اللہ کی طرف سے خسارہ ہے۔

اِسے امام ابوداود اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله، ٤/٢٦٤، الرقم/٤٨٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٧، الرقم/١٠٢٣٧، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٣١١، الرقم/٤٠٤، والطبراني في المسند، ٢/٢٧٢، الرقم/١٣٢٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٤، الرقم/٤٥-٥٤٤۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ. قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن بسر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! احکام اسلام مجھ پر غالب آ گئے ہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتائیں جسے میں انہماک سے کرتا رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے۔

اسے امام احمد نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ قَالَ: إِنَّ آخِرَ كَلَامٍ

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٨٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما جاء في فضل الذكر، ٥/٤٥٨، الرقم/٣٣٧٥، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ٢/١٢٤٦، الرقم/٣٧٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٨، الرقم/٢٩٤٥٣، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٧٤، الرقم/٢٢٦٨.

فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: أَنْ تَمُوْتَ وَلِسَانُکَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوتے ہوئے جو آخری بات کی وہ یہ تھی: میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تیری روح قبض ہو رہی ہو تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

اسے امام ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الَّذِيْنَ لَا تَزَالُ أَلْسِنَتُهُمْ رَطْبَةً مِنْ ذِكْرِ اللهِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَهُمْ

---

(۱) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۳/۹۹، الرقم/۸۱۸، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۱۰۶، الرقم/۲۰۸، وابن المبارك في الزهد، ۱/۴۰۱، الرقم/ ۱۱۴۱۔

يَضْحَكُونَ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُونُعَيْمٍ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

ایک روایت میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) جن لوگوں کی زبانیں ذِکرِ الٰہی سے ہمیشہ تر رہتی ہیں وہ جنت میں مسکراتے ہوئے داخل ہوں گے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ، ابونعیم، ابن المبارک اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَيَذْكُرَنَّ اللهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى.(٢)

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٧/١١١، ١٧٠، الرقم/٣٤٥٨٧، ٣٥٠٥٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ١/٢١٩، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٩٧، وابن أبي عاصم في الزهد، ١/١٣٦، وذكره ابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/٦٣٩، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٤٤٥، والسيوطي في الدر المنثور، ١/٣٦٦۔

(٢) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٢/١٢٤، الرقم/٣٩٨، وأبو يعلى

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت ابو سعید الخدری ﷜ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا میں کچھ لوگ بچھے ہوئے پلنگوں پر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے، وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔

اسے امام ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْمُخَارِقِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِيْ نُوْرِ الْعَرْشِ، قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ مَلَكٌ؟ قِيْلَ: لَا. قُلْتُ: نَبِيٌّ؟ قِيْلَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هٰذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ، وَقَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ، وَلَمْ يَسْتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ قَطُّ. (١)

.... في المسند، ٣٥٩/٢، الرقم/١١١٠، وأيضًا، ٥٢٧/٢، الرقم/١٣٩١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٦/٢، الرقم/٢٣٠٢، والهيثمي في موارد الظمآن/٥٧٦، الرقم/٢٣١٩، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٧٨/١٠۔

(١) أخرجه ابن أبي الدنيا في الأولياء/٣٨، الرقم/٩٥، وذكره ابن رجب

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا فِي كِتَابِ الْأَوْلِيَاءِ.

ایک روایت میں حضرت ابو المخارق بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا۔ وہ عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا یہ کوئی نبی ہے؟ جواب ملا: نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا: یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجد میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دلوائی (یعنی اُس نے کوئی ایسا عمل نہیں کیا جس سے اس کے والدین کو برا بھلا کہا جاتا)۔

اسے ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب 'الأولیاء' میں بیان کیا ہے۔

٩. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ

.... الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٤٤٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٣، الرقم/٢٢٩٢۔

٩: أخرجه عبد بن حميد في المسند، ١/٢١٥، الرقم/٦٤١، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/٨٤، الرقم/١١١٢١، وأيضا في مسند الشاميين، ١/١١٤، الرقم/١٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٠، الرقم/٥٠٨۔

عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ، وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ، وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ، فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ.

رَوَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص پوری رات (عبادت کرنے کی) مشقت سے عاجز ہے، دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں بزدل ہے، اُسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

اِسے امام عبد بن حمید، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُوْسٰى رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حِجْرِهِ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا، وَآخَرُ يَذْكُرُ اللهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلَ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١١٦، الرقم/٥٩٦٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٧، الرقم/٢٣١٠، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٣٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٣٠٩۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ أَنَسٍ رضي الله عنها، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: جَعَلَکَ اللهُ فِي الرَّفِيْقِ الْأَعْلٰی مِنَ الْجَنَّةِ وَأَنَا مَعَکَ. وَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، عَلِّمْنِي عَمَلًا صَالِحًا أَعْمَلُهُ، فَقَالَ: أَقِيْمِي الصَّلَاةَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَاهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ، وَاذْكُرِي اللهَ كَثِيْرًا، فَإِنَّهُ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَنْ تَلْقِيْنَهُ بِهِ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ.

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٤٩-١٥٠، الرقم/٣٥٩، وابن أبي الدنيا في الورع/٥٨، الرقم/٤٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٧، الرقم/٢٣١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٥، وابن حجر العسقلاني في المطالب العالية، ٣/٦١، الرقم/٢٢٣۔

ایک روایت میں حضرت اُمّ انس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: (میری تمنا ہے کہ جب) اللہ تعالیٰ آپ کو جنت میں رفیقِ اعلیٰ کے مقام پر فائز فرمائے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی نیک عمل بتائیں جو میں کروں تاکہ جنت میں آپ کے ہمراہ رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز قائم کرو کہ یہ بہترین جہاد ہے، اور گناہوں کو ترک کر دو کہ یہ سب سے بہترین ہجرت ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو کیونکہ اللہ کی بارگاہ میں آپ جتنے بھی اعمالِ صالحہ پیش کرتی ہیں ان میں سے ذکر اُسے سب سے زیادہ پسند ہے۔

اِسے امام طبرانی اور ابن ابی الدنیا نے روایت کیا ہے اور منذری وہیثمی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رضي الله عنها أَيْضًا: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي. قَالَ: اهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ، وَحَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَأَكْثِرِي مِنْ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّکِ لَا تَأْتِي اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ.(١)

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٢٩، الرقم/٣١٣، وأيضًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ شَاهِيْنٍ.

حضرت انس ﷺ کی والدہ سے مروی ایک اور روایت میں ہے:
انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ! مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کی وادی سے ہجرت کر، کیونکہ یہ بہترین ہجرت ہے، اور فرائض کی حفاظت کر، کیونکہ یہ بہترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کر کیونکہ آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پیش نہیں کر سکتیں جو اسے اپنے ذکر کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔

اِسے امام طبرانی اور ابن شاہین نے روایت کیا ہے۔

١٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خُطُمَهُ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَإِنْ ذَكَرَ اللهَ خَنَسَ، وَإِنْ نَسِيَ الْتَقَمَ قَلْبَهُ، فَذٰلِكَ الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ.

.... في المعجم الأوسط، ٧/٢١، الرقم/٦٧٣٥، وابن شاهين في الترغيب في فضائل الأعمال وثواب ذلك، ١/١٩٤، الرقم/١٦٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٧، الرقم/٢٣١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢١٧-٢١٨، وأيضًا، ١٠/٧٥۔

١٠: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٧/٢٧٨، الرقم/٤٣٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٢، الرقم/٥٤٠۔

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی.

حضرت انس رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان نے انسان کے دل پر اپنی مہار کی رسیاں ڈالی ہوئی ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ پیچھے ہٹتا ہے اور اگر وہ (ذکرِ الٰہی) بھول جائے تو وہ اُس کے دل پر قابض ہو جاتا ہے اور یہی الوسواس الخناس (یعنی دل میں وسوسہ ڈالنے والا شیطان ہے جو ذکر کے اثر سے) پیچھے ہٹ کر چھپ جانے والا ہے۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰی فِي بَعْضِ كُتُبِهٖ: أَوْلِيَائِي وَأَحِبَّائِي، تَنَعَّمُوْا بِذِكْرِي، وَاسْتَأْنِسُوْا بِي، فَإِنِّي نِعْمَ الرَّبُّ لَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. (۱)

ذَكَرَهُ الرِّفَاعِيُّ فِي حَالَةِ أَهْلِ الْحَقِيْقَةِ مَعَ اللهِ.

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا ہے: (اے) میرے اولیاء و محبین! میرے ذکر سے (دلوں کی) خوش حالی کا سامان کرو اور میرا اُنس اختیار کرو۔ بے شک! میں ہی دنیا و آخرت میں تمہارا بہترین پروردگار ہوں۔

اسے امام رفاعی نے **حالة أهل الحقيقة مع الله** میں بیان کیا ہے۔

---

(۱) الرفاعي في حالة أهل الحقيقة مع الله/ ۹۰۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ ذَرٍّ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ﷺ يَقُوْلُ لِأَصْحَابِهِ: هَلُمُّوْا نَزْدَدْ إِيْمَانًا فَيَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّالَكَائِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ذر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے تھے: آؤ! ہم اپنے ایمان میں اضافہ کر لیں۔ پھر وہ اللہ ﷻ کا ذکر کرتے تھے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور لالکائی نے روایت کیا ہے؛ مذکورہ الفاظ لالکائی کے ہیں۔

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ﷺ: اجْلِسْ بِنَا، نُؤْمِنْ سَاعَةً، يَعْنِي نَذْكُرُ اللهَ.(٢)

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٤، الرقم/٣٠٣٦٦، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٥/٩٤١، الرقم/١٧٠٠۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٦٤، ٧/١٢٦، الرقم/٣٠٣٦٣، ٣٤٦٩٨، واللالكائي في شرح أصول اعتقاد أهل السنة، ٥/٩٤٣، الرقم/ ١٧٠٧۔

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

اسود بن ہلال المحاربی نے بیان کیا ہے: مجھے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے پاس بیٹھ جاؤ، کچھ گھڑی ہم بھی مومن ہو جائیں یعنی (ایمان کی لذت پانے کے لیے کچھ گھڑی) ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ رضی اللہ عنہ: إِنَّ الصَّوَاعِقَ تُصِيْبُ الْمُؤْمِنَ، وَغَيْرَ الْمُؤْمِنِ وَلَا تُصِيْبُ الذَّاكِرَ لِلّٰهِ تعالیٰ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو جعفر محمد الباقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (غفلت و معصیت کی) بجلیاں مومن اور غیر مومن دونوں پر گرتی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے (یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے) والے پر نہیں گرتیں۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ الْعَبَّاسِ: اَلْمُؤْمِنُ يَقْوٰى بِذِكْرِ اللهِ، وَالْمُنَافِقُ يَقْوٰى بِالْأَكْلِ.(۲)

---

(۱) ذكره الشعراني في الطبقات الكبرى/ ٥٠۔

(۲) السّلمي في طبقات الصّوفية/ ٢٤٠۔

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو العباس نے فرمایا: مؤمن اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ قوی ہوتا ہے اور منافق کھانے کے ساتھ قوی ہوتا ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

سَأَلَ الإِمَامُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ الإِمَامَ ذَا النُّوْنِ الْمِصْرِيَّ عَنِ الذِّكْرِ، فَقَالَ: الذِّكْرُ هُوَ غَيْبَةُ الذَّاكِرِ عَنِ الذِّكْرِ. (١)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام سفیان الثوری نے امام ذو النون المصری سے ذکر کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: ذکر یہ ہے کہ ذاکر (معرفتِ الٰہی میں) اس قدر محو ہو جائے کہ اسے اپنے ذکر کی خبر بھی نہ رہے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

سُئِلَ الإِمَامُ أَبُوْ يَزِيْدَ الْبِسْطَامِيُّ: مَا عَلَامَةُ الْعَارِفِ؟ فَقَالَ: أَلَّا يَفْتُرَ مِنْ ذِكْرِهٖ، وَلَا يَمَلَّ مِنْ حَقِّهٖ، وَلَا يَسْتَأْنِسَ بِغَيْرِهٖ. (٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

---

(١) القشيري في الرسالة/ ٢٢٤۔

(٢) السُّلمي في طبقات الصّوفية/ ٧٢۔

امام ابو یزید بسطامی سے سوال کیا گیا کہ عارف کی علامت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں سستی نہ کرے اور اس کے حق (کی ادائیگی) سے ملول (اُچاٹ) نہ ہو اور اس کے علاوہ کسی سے انس حاصل نہ کرے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْجُنَيْدُ: اَلْغَفْلَةُ عَنِ اللهِ تَعَالٰى أَشَدُّ مِنْ دُخُوْلِ النَّارِ. (١)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام جنید بغدادی کا فرمان ہے: اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جانا دوزخ میں داخل ہونے سے بدتر ہے۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ ذُو النُّوْنِ الْمِصْرِيُّ: مِنْ عَلَامَةِ سَخَطِ اللهِ تَعَالٰى عَلَى الْعَبْدِ خَوْفُهُ مِنَ الْفَقْرِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: لِكُلِّ شَيْءٍ عَلَامَةٌ، وَعَلَامَةُ طَرْدِ الْعَارِفِ عَنْ حَضْرَةِ اللهِ تَعَالَى، انْقِطَاعُهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ ﷻ. (٢)

---

(١) السّلمي في طبقات الصّوفية/١٥٩۔

(٢) الشعراني في الطبقات الكبرى/١٠٧۔

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ذو النون المصری نے فرمایا: بندے پر خدا تعالیٰ کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ فقر سے ڈرے۔ آپ فرماتے تھے ہر چیز کی ایک علامت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دربار سے کسی عارف کے مسترد ہونے کی علامت اس کا ذکر الٰہی سے تعلق توڑ لینا ہے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْمُحَاسِبِيُّ: عَلَامَةُ الْمُحِبِّيْنَ: كَثْرَةُ الذِّكْرِ لِلْمَحْبُوْبِ عَلٰى طَرِيْقِ الدَّوَامِ، لَا يَنْقَطِعُوْنَ، وَلَا يَمَلُّوْنَ، وَلَا يَفْتُرُوْنَ، وَقَدْ أَجْمَعَ الْحُكَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مَنْ أَحَبَّ شَيْئًا أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ، فَذِكْرُ الْمَحْبُوْبِ هُوَ الْغَالِبُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُحِبِّيْنَ، لَا يُرِيْدُوْنَ بِهٖ بَدَلًا، وَّلَا يَبْغُوْنَ عَنْهُ حِوَلًا، وَّلَوْ قُطِعُوْا عَنْ ذِكْرِ مَحْبُوْبِهِمْ لَفَسَدَ عَيْشُهُمْ، وَمَا تَلَذَّذَ الْمُتَلَذِّذُوْنَ بِشَيْءٍ أَلَذَّ مِنْ ذِكْرِ الْمَحْبُوْبِ.(١)

ذَكَرَهُ الْقَسْطَلَّانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ.

امام محاسبی نے فرمایا: محبت کرنے والوں کی علامت محبوب کا ہمیشہ

---

(١) القسطلاني في المواهب اللّدنّيّة بِالْمنحِ الْمحمّديّة، ٢/٤٩٥۔

اور کثرت سے ذکر کرنا ہے، کہ نہ وہ اسے منقطع کرتے ہیں، نہ وہ اس سے اکتاتے ہیں اور نہ اس میں کبھی سستی اور کوتاہی کرتے ہیں۔ دانا لوگ اس امر پر متفق ہیں کہ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اسی کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ محبت کرنے والوں کے دلوں پر محبوب کا ذکر ہی غالب ہوتا ہے، وہ اس کے بدل یا اس سے پھر جانے کا ارادہ نہیں کرتے۔ اگر وہ محبوب کے ذکر کو چھوڑ دیں تو ان کی زندگی پریشانی کا شکار ہو جائے اور لذت حاصل کرنے والے محبوب کے ذکر سے زیادہ کسی چیز سے لذت حاصل نہیں کرتے۔

اسے امام قسطلانی نے 'المواہب اللدنیۃ' میں بیان کیا ہے۔

عَنِ الإِمَامِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ فِي مَالِهٖ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْضُ جُلَسَاءِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَهٗ، فَدَعَا لَهٗ بِخَيْرٍ، وَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ إِيْمَانٌ مَلْزُوْمٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنْ لَا يَزَالَ لِسَانُ أَحَدِكُمْ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللهِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

امام ابو عمران بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے مال میں سے سو غلام آزاد کیے، اس کے ہم نشینوں میں سے کسی نے یہ بات

(١) ابن المبارك في كتاب الزهد/٢٨٧۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات نہ بتاؤں؟ (فرمایا:) دن رات ایمان کو لازم پکڑنا اور یہ کہ تم میں سے ہر ایک کی زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔

اِسے امام عبد اللہ بن المبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ: اَلذِّكْرُ عَلٰى نَوْعَيْنِ: ذِكْرُ اللِّسَانِ وَذِكْرُ الْقَلْبِ. فَذِكْرُ اللِّسَانِ يَصِلُ بِهِ الْعَبْدُ إِلَى اسْتِدَامَةِ ذِكْرِ الْقَلْبِ. وَالتَّأْثِيرُ لِذِكْرِ الْقَلْبِ؛ فَإِذَا كَانَ الْعَبْدُ ذَاكِرًا بِلِسَانِهٖ وَقَلْبِهٖ، فَهُوَ الْكَامِلُ فِيْ وَصْفِهٖ فِيْ حَالِ سُلُوْكِهٖ.(۱)

امام قشیری نے فرمایا: ذکر کی دو قسمیں ہیں: زبان کا ذکر اور دل کا ذکر۔ پس زبان کے ذکر کے ذریعے ہی بندہ قلبی ذکر کی دائمی حالت تک پہنچتا ہے اور (شخصیت پر) تاثیر دل کے ذکر کی ہی ہوتی ہے لہٰذا جب بندہ زبان اور دل دونوں سے ذکر کرنے والا بن جاتا ہے تو وہی حالتِ سلوک میں اپنے اوصاف میں کامل ہو جاتا ہے۔

---

(۱) القشيري في الرسالة/ ۲۲۱۔

قَالَ الإِمَامُ أَحْمَدُ النُّوْرِيُّ: لِكُلِّ شَيْءٍ عُقُوْبَةٌ، وَعُقُوْبَةُ الْعَارِفِ انْقِطَاعُهُ عَنْ ذِكْرٍ. (۱)

رَوَاهُ الْقُشَيْرِيُّ فِي الرِّسَالَةِ.

امام احمد النوری نے فرمایا: ہر چیز کے لیے کوئی سزا ہے اور عارف کی سزا یہ ہے کہ وہ ذکر (الٰہی) سے منقطع ہو جائے۔

اسے امام قشیری نے 'الرسالۃ' میں روایت کیا ہے۔

(۱) القشيري في الرسالة/۳۲۵۔

إِنَّ مَثَلَ ذَاكِرِ اللهِ تَعَالٰى وَغَيْرِ ذَاكِرِهٖ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ

﴿ ذِکرِ الٰہی کرنے والا زِندہ اور نہ کرنے والا مردہ کی مانند ہے ﴾

١١. **عَنْ أَبِي مُوْسٰى ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوموسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کا ذکر کرنے والے اور ذکر نہ کرنے والے شخص کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله ﷻ، ٥/٢٣٥٣، الرقم/٦٠٤٤، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ١/٥٣٩، الرقم/٧٧٩، وابن حبان في الصحيح، ٣/١٣٥، الرقم/٨٥٤، وأبويعلى في المسند، ١٣/٢٩١-٢٩٢، الرقم/٧٣٠٦۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الْبَيْتِ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ وَالْبَيْتِ الَّذِي لَا يُذْكَرُ اللهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. (۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اس گھر کی مثال جس میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة النافلة في بيته وجوازها في المسجد، ۱/۵۳۹، الرقم/۷۷۹، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۳۵، الرقم/۸۵٤، وأبويعلى في المسند، ۱۳/۲۹۱-۲۹۲ الرقم/۷۳۰٦، والروياني في المسند، ۱/۳۱۷، الرقم/۷٤۳، وأبونعيم في المسند المستخرج على الصحيح لمسلم، ۲/۳۷۲، الرقم/۱۷۷۱، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/۱٤۳، الرقم/٦٤٤۲، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/٤۰۱، الرقم/۵۳٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۷۰، الرقم/٦۳۵۔

قَالَ الإِمَامُ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التُّسْتَرِيُّ: حَيَاةُ الْقُلُوْبِ الَّتِيْ تَمُوْتُ بِذِكْرِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ.(١)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام سہل بن عبد اللہ التستری نے فرمایا: مردہ دلوں کی حیات اس ہستی کے ذکر سے ہے جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ بِشْرُ بْنُ الْحَارِثِ: بِحَسْبِکَ أَنَّ قَوْمًا مَوْتٰی، تَحْيَا الْقُلُوْبُ بِذِكْرِهِمْ. وَأَنَّ قَوْمًا أَحْيَاءٌ تَقْسُو الْقُلُوْبُ بِرُؤْيَتِهِمْ.(٢)

رَوَاهُ السُّلَمِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام بشر بن الحارث نے فرمایا: تیرے لیے یہی (نصیحت) کافی ہے کہ کئی لوگ جو بظاہر فوت ہو چکے ہوتے ہیں مگر (غافل لوگوں کے) دل ان کے ذکر سے زندہ ہو جاتے ہیں اور کئی لوگ جو بظاہر زندہ ہوتے ہیں مگر انہیں دیکھنے سے دل سخت (یعنی مُردہ) ہو جاتے ہیں۔

---

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/١١٩۔

(٢) السُّلمي في طبقات الصوفية/٤٦۔

اسے امام سلمی نے 'طبقات الصوفیۃ' میں روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ

﴿ذِکر بالجہر کی فضیلت﴾

١٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَـلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ويحذركم الله نفسه، ٦/٢٦٩٤، الرقم/٦٩٧٠، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم/٢٦٧٥، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب في حسن الظن بالله، ٥/٥٨١، الرقم/٣٦٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم/٣٨٢٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٢، الرقم/٧٧٣٠.

حضرت ابوہریرہ ﷛ **سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم** ﷺ **نے فرمایا کہ اللہ** تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرتا ہے تو میں بھی اپنے (شایانِ شان) اکیلے اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جہری) کرتا ہے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آتا ہے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ ﷠ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ. (١)

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ١/٢٨٨، الرقم/٨٠٥، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب الذكر بعد الصلاة، ١/٤١٠، الرقم/٥٨٣۔

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ کے آزاد کردہ غلام ابو معبد نے بیان کیا ہے کہ حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ نے انہیں بتایا: عہدِ نبوی میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد بلند آواز سے ذکر (یعنی ذکر بالجہر) کیا جاتا تھا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے) فارغ ہونے کو اسی سے جان لیتا جب میں اس (بلند آواز سے) ذکر سنتا۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠ قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ. (١)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالشَّافِعِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ نے فرمایا: میں حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر (یعنی بلند آواز

(١) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الذكر بعد الصلوة، ١/٢٨٨، الرقم/٨٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٢٢، الرقم/١٩٣٣، والشافعي في المسند، ١/٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٥/٦١٠، الرقم/٢٢٣٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٨٤، الرقم/٢٨٣٧.

سے اَللّٰہُ أَکْبَر کا وِرد کرنے) سے جان لیا کرتا تھا۔

اِسے امام بخاری، امام احمد اور امام شافعی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِهٖ: إِنَّ ذِكْرَ اللِّسَانِ مَعَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ أَفْضَلُ مِنَ الْقَلْبِ وَحْدَهُ.(۱)

امام نووی نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا کہ حضورِ قلب کے ساتھ زبان سے ذکر کرنا تنہا ذکرِ قلبی سے افضل ہے۔

۱۳. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰی عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَـلَاثًا يَرْفَعُ صَوْتَهٗ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: وَهٰذَا الْإِسْنَادُ صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابزیٰ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب (نماز کی ادائیگی کے بعد) سلام کہتے تو بلند آواز سے تین مرتبہ **سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ** کہتے۔

---

(۱) النووي في شرحه على صحيح مسلم، ۱۷/ ۱۶۔

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۴۰۶، الرقم/ ۱۵۳۹۵، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/ ۱۸۴، الرقم/ ۱۰۵۷۳، والحاكم في المستدرك، ۱/ ۴۰۶، الرقم/ ۱۰۰۹۔

اِسے امام احمد بن حنبل اور حاکم نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ حاکم کے ہیں۔ نیز امام حاکم نے کہا ہے کہ یہ شیخین (بخاری اور مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔

١٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷠ قَالَ: رَأٰى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ، فَأَتَوْهَا، فَإِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ، وَإِذَا هُوَ يَقُوْلُ: نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ، فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت جابر بن عبد اللہ ﷠ سے روایت ہے کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں پہنچ گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی ساتھی کی میت کو) مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کیا کرتا تھا۔

اِسے امام ابو داود اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب في الدفن بالليل، ٣/٢٠١، الرقم/٣١٦٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٨٢، الرقم/١٧٤٣، والحاكم في المستدرك، ١/٥٢٣، الرقم/١٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/٣١، الرقم/٦٧٠١۔

فَضْلُ الذِّكْرِ بِالسِّرِّ

﴿ذِکرِ خفی کی فضیلت﴾

۱۵. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ – أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْرَفَ النَّاسُ عَلٰى وَادٍ – فَرَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا، وَهُوَ مَعَكُمْ. وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ

۱۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ۱۵٤۱/٤، الرقم/۳۹٦۸، وأيضًا في كتاب القدر، باب لا حول ولا قوة إلا بالله، ٦/۲٤۳۷، الرقم/٦۲۳٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب استحباب خفص الصوت بالذكر، ٤/۲۰۷٦-۲۰۷۷، الرقم/۲۷۰٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٤۰۲-٤۰۳، الرقم/۱۹٦۱٤، ۱۹٦۲۱، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۲/۸۷، الرقم/۱۵۲٦-۱۵۲۷، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، ٥/٤٥۷، الرقم/۳۳۷٤۔

رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَسَمِعَنِي، وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. فَقَالَ لِي: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ. قُلْتُ: لَبَّيْكَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ. فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ خیبر پر حملہ آور ہوئے - یا یہ فرمایا کہ جب خیبر کی جانب روانہ ہوئے - تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر بلند آواز سے یہ تکبیر کہنے لگے: اَللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی جانوں پر نرمی کرو، تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو تو نہیں پکارتے، بے شک تم اس ذات کو پکارتے ہو جو سننے والی ہے اور قریب ہے۔ نیز وہ ہمہ وقت تمہارے ساتھ ہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مزید بیان کرتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی سواری کے پیچھے تھا۔ آپ نے مجھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ کہتے ہوئے سنا، تو مجھ سے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ میں عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ارشاد فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ (جنت کا وہ خزانہ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلٰى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا؛ إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ، تَبَارَکَ اسْمُهُ وَتَعَالٰى جَدُّهُ.(۱)

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

ایک اور روایت میں حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (سفر میں) تھے۔ جب ہم کسی وادی میں داخل ہوتے تو بلند آواز سے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ اور اَللهُ أَكْبَرُ کہتے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے، وہ تو ہر وقت تمہارے ساتھ ہے اور وہ سننے والا، قریب ہے۔ اس کا اسم گرامی بڑی برکت والا ہے اور اس کی

---

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما يكره من رفع الصوت في التكبير، ۳/۱۰۹۱، الرقم/۲۸۳۰، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳۹٤، الرقم/۱۹۵۳۸، وابن خزيمة في الصحيح، ٤/۱٤۹، الرقم/۲۵٦۳۔

شان بہت بلند ہے۔

اسے امام بخاری، احمد بن حنبل اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٦. عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلٰى وَابْنُ حُمَيْدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقُضَاعِيُّ.

حضرت سعد بن مالک ﷺ سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین ذکر ذکرِ خفی ہے؛ اور بہترین رزق وہ ہے جو ضروریات کی کفایت کرے۔

اسے امام احمد بن حنبل، ابو یعلی، ابن حمید، بیہقی اور قضاعی نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧٢، ١٨٠، ١٨٧، الرقم/١٤٧٧، ١٥٥٩، ١٦٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٢/٨١، الرقم/٧٣١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٧٦، الرقم/١٣٧، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٦-٤٠٧، الرقم/٥٥٢، وأيضا، ٧/٢٩٦، الرقم/١٠٣٦٩، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢١٧، الرقم/١٢١٨-١٢٢٠۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ أَوِ الْعَيْشِ مَا يَكْفِي. (١)

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالشَّاشِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت سعد ﷺ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بہترین ذکر ذکرِ خفی ہے؛ اور بہترین رِزق یا ذریعہ معاش وہ ہے جو ضروریات کی کفایت کرے۔

اسے امام ابن حبان اور شاشی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ. (٢)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک اور روایت میں حضرت سعد ﷺ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین ذکر ذکرِ خفی ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه ابن حبان في الصحيح، ٣/٩١، الرقم/٨٠٩، والشاشي في المسند، ١/٢٢١، الرقم/١٨٣۔

(٢) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٨٥، الرقم/٢٩٦٦٣۔

قَالَ الإِمَامُ الْحَلِيْمِيُّ: وَمِنْهَا الذِّكْرُ الْخَفِيُّ وَهُوَ ضَرْبَانِ: أَحَدُهُمَا: الذِّكْرُ فِي النَّفْسِ، وَقَدْ قَالَ اللهُ ﷻ: ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً﴾ [الأعراف، ٧/٢٠٥].

وَالآخَرُ: مَا دَارَ بِهِ اللِّسَانُ وَلَمْ يَسْمَعْهُ إِلَّا صَاحِبُهُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ، وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

امام حلیمی نے فرمایا ہے: ذکر کی بحث میں ایک ذکر خفی ہے اور اس کی دو اقسام ہیں: ذکر فی النفس (یعنی دل میں ذکر کرنا؛ جس کے بارے میں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً﴾ ’اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے‘۔

دوسری قسم کا ذکر وہ ہے جس میں زبان تو مصروفِ ذکر ہو لیکن دوسرا انسان اسے سن نہ سکے۔ جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: بہترین ذکر ذکرِ خفی ہے؛ اور بہترین رزق وہ ہے جو ضروریات کی کفایت کرے۔

اسے امام بیہقی نے ’شعب الایمان‘ میں روایت کیا ہے۔

(١) البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٦، الرقم/٥٥١۔

إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ أَحَبُّ الْعِبَادِ إِلَيْهِ تَعَالٰى

﴿اَہلِ ذِکر اللہ تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں﴾

۱۷. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: سَأَلَ مُوْسٰى رَبَّهٗ عَنْ سِتِّ خِصَالٍ كَانَ يَظُنُّ أَنَّهَا لَهٗ خَالِصَةً، وَالسَّابِعَةُ لَمْ يَكُنْ مُوسٰى يُحِبُّهَا. قَالَ: يَا رَبِّ، أَيُّ عِبَادِکَ أَتْقٰى؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يَذْكُرُ وَلَا يَنْسٰى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِکَ أَهْدٰى؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يَتَّبِعُ الْهُدٰى، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِکَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: اَلَّذِي يَحْكُمُ لِلنَّاسِ كَمَا يَحْكُمُ لِنَفْسِهٖ؟ قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِکَ أَعْلَمُ؟ قَالَ: عَالِمٌ لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ، يَجْمَعُ عِلْمَ النَّاسِ إِلٰى عِلْمِهٖ، قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِکَ أَعَزُّ؟ قَالَ: اَلَّذِي إِذَا قَدَرَ غَفَرَ. قَالَ: فَأَيُّ عِبَادِکَ أَغْنٰى؟ قَالَ: اَلَّذِيْ يَرْضٰى بِمَا يُؤْتٰى. فَأَيُّ عِبَادِکَ أَفْقَرُ؟ قَالَ: صَاحِبُ مَنْقُوْصٍ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ ظَهْرٍ، إِنَّمَا الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا، جَعَلَ غِنَاهُ فِي نَفْسِهٖ، وَتُقَاهُ فِي قَلْبِهٖ، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدٍ

۱۷: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ۱۴/۱۰۱، الرقم/۶۲۱۷، وذكره الهيثمي في موارد الظمآن/۵۰، الرقم/۸۶۔

شَرًّا، جَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے رب سے چھ خصائل کے بارے میں سوال کیا: ان کے بارے میں ان کا گمان تھا کہ وہ ان میں بتمام وکمال پائے جاتے ہیں اور ساتویں خصلت موسیٰ (علیہ السلام) کو پسند نہ تھی۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے بندوں میں سب سے زیادہ متقی کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو ہر وقت مجھے یاد رکھے اور مجھے بھولے نہیں۔ آپ (علیہ السلام) نے عرض کیا: تیرے بندوں میں سے سب سے زیادہ ہدایت یافتہ کون ہے؟ اللہ نے فرمایا: وہ جو ہدایت کی پیروی کرے۔ آپ (علیہ السلام) نے عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا حاکم کون ہے؟ فرمایا: وہ جو لوگوں کے لیے وہی فیصلہ کرے جو وہ اپنے لیے کرتا ہے۔ آپ (علیہ السلام) نے عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو علم سے سیر نہ ہو اور لوگوں کا علم اپنے علم میں جمع کرے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جو غالب آئے تو معاف کردے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے زیادہ غنی کون ہے؟ فرمایا: وہ شخص جسے جو کچھ ملے اس پر راضی ہو جائے۔ عرض کیا: تیرے بندوں میں سب سے بڑا فقیر (مفلس) کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کی نیکیاں کم ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غِنا (سے مراد) مال کا غِنا نہیں بلکہ دل کا غنی ہونا مراد ہے، اور جب

اللہ تعالیٰ کسی بندے سے خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل میں غِنا پیدا فرما دیتا ہے اور اس کے دل میں تقویٰ ڈال دیتا ہے اور جب کسی بندے کو اس کے شر کی سزا دینا چاہتا ہے تو اس کا فقر (افلاس) اس کے سامنے رکھ دیتا ہے (یعنی آخرت کو بھول کر وہ صرف دنیا کے حصول کی فکر میں رہتا ہے)۔

اِسے امام ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ، قَالَ: وَفَدَ مُوسٰی ﷺ إِلٰی طُوْرِ سَيْنَاءَ وَقَالَ: يَا رَبِّ، أَيُّ عِبَادِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: الَّذِي يَذْكُرُنِي، وَلَا يَنْسَانِي. (۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں: جب موسیٰ ﷺ طورِ سینا پر تشریف لیے گئے تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: وہ جو ہر وقت مجھے یاد رکھتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۵۱، الرقم/۶۸۱، وأبو بكر البغدادي في الرحلة في طلب الحديث/۱۰۳، وذكره الطبري في جامع البيان في تفسير القرآن، ۱۵/۲۷۷، وأيضًا في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۲۲۳، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/۹۷۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، قَالَ: قَالَ مُوسٰى ؑ حِيْنَ كَلَّمَ رَبَّهُ: أَيْ رَبِّ، أَيُّ عِبَادِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا. قَالَ: أَيُّ عِبَادِكَ أَغْنٰى؟ قَالَ: الرَّاضِي بِمَا أَعْطَيْتُهُ. قَالَ: أَيْ رَبِّ، أَيُّ عِبَادِكَ أَحْكَمُ؟ قَالَ: الَّذِي يَحْكُمُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِمَا يَحْكُمُ عَلَى النَّاسِ. (١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

انہی سے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ ؑ نے، جب اللہ تعالیٰ اُن سے کلام فرما رہا تھا، عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو ان سب سے زیادہ میرے ذکر میں مصروف رہتا ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرا کون سا بندہ سب سے زیادہ غنی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو میری عطا پر راضی ہو گیا۔ حضرت موسیٰ ؑ نے عرض کیا: تیرا کون سا بندہ بہتر فیصلہ کرنے والا ہے؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: جو اپنے لیے ویسا ہی فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ دوسرے لوگوں

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ٧/٧٢، الرقم/٣٤٢٨٦، وأبو خيثمة في كتاب العلم/٢٢، الرقم/٨٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ٧/٢٩١، الرقم/ ١٠٣٤٨۔

کے لیے کرتا ہے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ: قَالَ مُوْسٰى ﷺ: يَا رَبِّ، أَيُّ خَلْقِکَ أَكْرَمُ عَلَيْکَ؟ قَالَ: الَّذِي لَا يَزَالُ لِسَانُهٗ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِي.(۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں محمد بن کعب القرظی بیان کرتے ہیں کہ موسیٰ ﷺ نے (بارگاہِ خداوندی میں) عرض کیا: اے رب! تیری مخلوق میں تیرے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس کی زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْإِمَامِ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: قَالَ مُوْسٰى ﷺ لِرَبِّهٖ ﷻ: أَيْ رَبِّ، أَيُّ عِبَادِکَ أَحَبُّ إِلَيْکَ؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِي ذِكْرًا.(۲)

---

(۱) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/ ۴۵۱، الرقم/ ۶۸۲۔

(۲) ابن السري في الزهد، ۱/ ۲۷۷، الرقم/ ۴۸۹، وأحمد بن محمد بن إسحاق الدينوري، ۱/ ۵۱، الرقم/ ۲۱۔

رَوَاهُ ابْنُ السَّرِيِّ فِي الزُّهْدِ.

امام ابو عمرو الشیبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب تعالیٰ سے عرض کیا: اے میرے رب! تیرا کون سا بندہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان میں سے جو سب سے زیادہ میرا ذکر کرنے والا ہے۔

اسے امام ابن سری نے ’کتاب الزہد‘ میں روایت کیا ہے۔

۱۸. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يَقُوْلُ: عَلَامَةُ حُبِّ اللهِ حُبُّ ذِكْرِ اللهِ، وَعَلَامَةُ بُغْضِ اللهِ بُغْضُ ذِكْرِ اللهِ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ سے محبت کی علامت اس کے ذکر سے محبت کرنا ہے اور اللہ سے بغض کی علامت اس کے ذکر سے بغض رکھنا ہے۔

اِسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: إِنَّ

۱۸: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳٦۷، الرقم/٤۰۹،٤۱۰، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/٥٤، الرقم/٤۱٤۱، وذكره الهندي في كنز العمال، ۱/٤۱۷-٤۱۸، الرقم/۱۷۷٦۔

دَاوُدَ ﷺ قَالَ فِيهِ يُخَاطِبُ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا رَبِّ، أَيُّ عِبَادِکَ أَحَبُّ إِلَيْکِ؟ أُحِبُّهُ بِحُبِّکَ، قَالَ: يَا دَاوُدُ، أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ نَقِيُّ الْقَلْبِ، نَقِيُّ الْكَفَّيْنِ، لَا يَأْتِي إِلٰى أَحَدٍ سُوْءًا، وَلَا يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، تَزُوْلُ الْجِبَالُ وَلَا يَزُوْلُ، وَأَحَبَّنِي وَأَحَبَّ مَنْ يُحِبُّنِي، وَحَبَّبَنِي إِلٰى عِبَادِي، قَالَ: يَا رَبِّ، إِنَّکَ لَتَعْلَمُ أَنِّي أُحِبُّکَ وَأُحِبُّ مَنْ يُحِبُّکَ، فَكَيْفَ أُحَبِّبُکَ إِلٰى عِبَادِکَ؟ قَالَ: ذَكِّرْهُمْ بِآيَاتِي وَبِآلَائِي وَنَعْمَائِي، يَا دَاوُدُ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُعِيْنُ مَظْلُوْمًا أَوْ يَمْشِي مَعَهُ فِي مَظْلَمَتِهٖ إِلَّا أَثْبَتُّ قَدَمَيْهِ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ.(۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے

(۱) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۶/۱۱۹، الرقم/۷۶۶۸، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱۹۵، الرقم/۴۵۴۳، وذكره المناوي في الاتحافات السنية بالأحاديث القدسية/۱۱۲-۱۱۳، الرقم/۲۵۸، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ۳/۱۲۔

ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داؤد علیہ السلام نے اپنے رب سے مخاطب ہوکر عرض کیا: اے پروردگار! تجھے اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ تاکہ میں تیری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کروں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے داؤد! مجھے اپنے بندوں میں سے سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا دل اور دونوں ہتھیلیاں پاک و صاف ہوں، کسی سے برائی کرے نہ کسی کی چغلی کھائے۔ پہاڑ ٹل جائیں لیکن وہ نہ ہٹے۔ (یعنی اس روش پر ثابت قدم رہے۔) مجھ سے اور مجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرے، اور میرے بندوں کو میری محبت سکھائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت، اور تجھ سے محبت کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں لیکن تیرے بندوں کو تیری محبت کیسے سکھاؤں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں میری نشانیاں، میری آفات اور میری نعمتیں یاد دلاؤ۔ اے داؤد! میرا جو بندہ بھی مظلوم کی مدد کرے گا یا اس کی دادرسی کے لیے اس کے ساتھ چلے گا میں اُسے اُس دن ضرور ثابت قدم رکھوں گا جس دن قدم پھسل جائیں گے۔

اِسے امام بیہقی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ أَبُوْ زَكَرِيَّا الرَّازِيُّ: جَالِسُوا الذَّاكِرِيْنَ فَإِنَّهُمْ

مُلَازِمُوْنَ بَابَ الْمَلِكِ.(۱)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

امام ابو زکریا الرازی کا فرمان ہے: ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھا کرو کیونکہ انہوں نے بادشاہ (اللہ رب العزت) کا دروازہ تھام رکھا ہے۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

(۱) الشعراني في الطبقات الكبرى/۱۲۳۔

إِنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ مُجَالَسَتِهٖ تَعَالٰى

﴿اہلِ ذکر اللہ تعالیٰ کی مجلس میں بیٹھتے ہیں﴾

١٩. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: أَنَا مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے لب میرے ذکر کے لیے حرکت کرتے ہیں۔

اسے امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔ الفاظ امام ابن ماجہ کے ہیں۔

١٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ، [القيامة، ٧٥/١٦]، ٦/٢٧٣٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٤٠، الرقم/١٠٩٨١، ١٠٩٨٨-١٠٩٨٩، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل الذكر، ٢/١٢٤٦، الرقم/٣٧٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٧، الرقم/٨١٥، والحاكم في المستدرك، ١/٦٧٣، الرقم/١٨٢٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٦٣، الرقم/٦٦٢١۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي. (۱)

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِيْنَ

---

(۱) أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: يُرِيْدُوْنَ أَنْ يُبَدِّلُوْا كَلَامَ اللّٰهِ، ٦/٢٧٢٥، الرقم/٧٠٦٦٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الذكر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى، ٤/٢٠٦٧، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٤٥، الرقم/٩٧٤٨، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في حسن الظن بالله، ٤/٥٩٦، الرقم/٢٣٨٨۔

يَذْكُرُنِي.(١)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے اس گمان کے مطابق ہوتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جس وقت وہ میرا ذکر کرتا ہے۔

اسے امام مسلم، احمد، ترمذی، ابن ماجہ اورنسائی نے روایت کیا ہے۔

٢٠. عَنْ كَعْبٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ مُوْسٰى ﷺ: أَيْ رَبِّ، أَقَرِيْبٌ أَنْتَ

---

(١) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب الحث على ذكر الله تعالى، ٤/٢٠٦١، الرقم/٢٦٧٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٣، ٤٨٢، الرقم/٩٣٤٠، ١٠٢٥٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في حسن الظن بالله، ٥/٥٨١، الرقم/٣٦٠٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الأدب، باب فضل العمل، ٢/١٢٥٥، الرقم/٣٨٢٢،والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٤١٢، الرقم/٧٧٣٠۔

٢٠: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٠٨، الرقم/١٢٢٤، وأيضًا،

فَأُنَاجِيکَ أَمْ بَعِيدٌ فَأُنَادِيکَ؟ قَالَ: يَا مُوسٰی، أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَکَرَنِي.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الشُّعَبِ.

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا: اے میرے رب! کیا تو قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے موسیٰ! جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم نشین ہوتا ہوں۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے، امام احمد نے 'کتاب الزہد' میں اور بیہقی نے 'شعب الایمان' میں روایت کیا ہے۔

.... ۷/۷۳، الرقم/۳۴۲۸۷، وأحمد بن حنبل في الزهد، ۱/۶۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۵۱، الرقم/۶۸۰، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۶/۴۲، وابن عساکر في تاريخ دمشق الکبير، ۶۱/۵۰، وذکره السيوطي في الدر المنثور، ۱/۴۷۰۔

إِنَّهُ تَعَالٰى لَا يَرُدُّ دُعَاءَ الذَّاكِرِيْنَ

﴿اللہ تعالیٰ اہلِ ذکر کی دعا ردّ نہیں فرماتا﴾

٢١. عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو طہارت کی حالت میں ذِکرِ خدا کرتے ہوئے بستر پر دراز ہوا یہاں تک کہ اسے اونگھ آ گئی تو رات کی جس گھڑی اس نے کروٹ بدلتے اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کسی بھلائی کا سوال کیا، اللہ تعالیٰ اُسے عطا فرما دیتا ہے۔

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٩٣)، ٥/٥٤٠، الرقم/٣٥٢٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٢٥، الرقم/٧٥٦٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/٢٣١، الرقم/٨٨٠، وابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٤٥١۔

اسے امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ثَـلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللهُ دُعَاءَهُمْ: اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ، وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ. (١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن کی دعا اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتا: (۱) کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا؛ (۲) مظلوم؛ (۳) عادل حکمران۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ:

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٩، الرقم/٥٨٨، وأيضًا، ٦/١١، الرقم/٧٣٥٨، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/٣٩٠، الرقم/١٠٤٥۔

٢٢: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير،٢/١١٥،الرقم/١٨٧٩، وأيضًا في خلق أفعال العباد/١٠٩، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول ﷺ، ٣/٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٣، الرقم/٥٧٢، وفي ٣/٤٦٧، الرقم/٤٠٨٠، وأيضًا في

مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي التَّارِيْخِ الْكَبِيْرِ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے میرے ذکر (کی مصروفیت) نے مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھا، میں اسے سوال کرنے والوں پر کی جانے والی عطا سے زیادہ دوں گا۔

اسے امام بخاری نے 'التاریخ الکبیر' میں اور حکیم ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ رضی اللہ عنہ، مِثْلُهُ.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک اور روایت حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

.... فضائل الأوقات/٣٧٣، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٤٥-٤٦، وذكره العسقلاني في الفتح الباري، ١١/١٤٧، والزرقاني في شرح الموطأ، ٢/٤٤، ٥٣، والمناوي في الفيض القدير، ٢/٣٤۔

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٤، الرقم/٢٩٢٧١، ٢٩٢٧٣، والقضاعي في مسند الشهاب، ٢/٣٢٦، الرقم/٨٨٩، والبيهقي في فضائل الأوقات/٣٧٠۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ، مِثْلُهُ. (۱)

رَوَاهُ الْقُضَاعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک اور روایت حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے اسی طرح مروی ہے۔

اِسے امام قضاعی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ حُذَيْفَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ ذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَنِي. (۲)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ **بیان کرتے ہیں** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جسے میرے ذکر (میں مصروفیت) نے مجھ سے سوال کرنے سے روکے رکھا، میں اسے سوال کرنے سے

---

(۱) أخرجه القضاعي في مسند الشهاب، ۱/۳۴۰، الرقم/۵۸۴، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۱۳-۴۱۴، الرقم/۵۷۳۔

(۲) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳/۱۶۸، الرقم/۴۴۴۶، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۷/۳۱۳، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ۶/۴۱۸۔

پہلے ہی عطا کر دوں گا۔

اسے امام دیلمی نے اور ابو نعیم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

إِنَّ أَهْلَ مَجَالِسِ الذِّكْرِ هُمْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿مجالسِ ذِکر سجانے والے روزِ محشر مکرّم ہوں گے﴾

۲۳. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تعالى يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ فَقِيْلَ: وَمَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَصَحَّحَهُ.

حضرت ابو سعید ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (میدانِ حشر میں) جمع ہونے والے عنقریب جان

۲۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۶۸، ۷۶، الرقم/۱۱۶۷۰، ۱۱۷۴۰، وابن حبان في الصحيح، ۳/۹۸، الرقم/۸۱۶، وأبو يعلى في المسند، ۲/۵۳۱، الرقم/۱۴۰۳، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۰۱، الرقم/۵۳۵، والديلمي في مسند الفردوس، ۵/۲۵۳، الرقم/۸۱۰۴، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۹، الرقم/۲۳۱۸، والهيثمي في موارد الظمآن، ۱/۵۷۶، الرقم/۲۳۲۰۔

لیں گے کہ اَہلِ کرم کون ہیں۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اہلِ کرم کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذِکر منعقد کرنے والے۔

اسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا اور صحیح قرار دیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ ﷺ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: يُجْمَعُ النَّاسُ فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيَسْمَعُهُمُ الدَّاعِي، فَيُنَادِي مُنَادٍ: سَيَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ لِمَنِ الْكَرَمُ الْيَوْمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ [السجدة، ٣٢/١٦]، **ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا ﴿لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾** [النور، ٢٤/٣٧] **إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: سَيَعْلَمُ الْجَمْعُ لِمَنِ الْكَرَمُ الْيَوْمَ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: أَيْنَ الْحَمَّادُوْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَحْمَدُوْنَ رَبَّهُمْ.**(١)

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

ایک روایت میں حضرت عقبہ بن عامر الجہنی ﷺ بیان کرتے ہیں

---

(١) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٤٣٣، الرقم/٣٥٠٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣/١٧٠، الرقم/٣٢٤٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٩۔

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ محشر تمام لوگوں کو ایک ہی میدان میں جمع کیا جائے گا، جہاں آنکھ انہیں دیکھ سکے گی اور پکارنے والا انہیں سنا سکے گا۔ روزِ محشر ایک پکارنے والا تین مرتبہ ندا دے گا: اہل مجمع کو جلد ہی معلوم ہوجائے گا کہ آج صاحبانِ عزت و تکریم کون ہیں؟ پھر منادی کہے گا: کہاں ہیں وہ لوگ ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ 'جن کے پہلو اُن کی خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں'؟ اور کہاں ہیں وہ مردانِ حق ﴿لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ﴾ 'جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی'؟ پھر وہ ندا دے گا: اَہلِ محشر جلد ہی جان لیں گے کہ آج صاحبانِ عزت و تکریم کون ہیں۔ پھر اعلان کرے گا: کہاں ہیں وہ حمد کرنے والے جو (ہر لحظہ) اپنے رب کی حمد میں مصروف رہتے تھے؟

اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

٢٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَا

٢٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٦٣، الرقم/٩٩٦٦، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥٢، الرقم/٥٩١، وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٢٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٣، الرقم/٢٣٣١، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٧٧، الرقم/٢٣٢٢، وأيضًا في مجمع الزوائد، ١٠/٧٩۔

يَذْكُرُوْنَ اللهَ ﷻ وَيُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور وہ اللہ کا ذکر نہ کریں اور حضور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو ان پر قیامت کے دن حسرت ہوگی اگرچہ وہ اجر وثواب کے لیے جنت میں داخل ہو بھی جائیں۔

اِسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷛: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.(١)

---

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٥٣، ٤٨١، الرقم/٩٨٤٢، ١٠٢٤٩، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في القوم يجلسون ولا يذكرون الله، ٥/٤٦١، الرقم/٣٣٨٠، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٣/٢١٠، الرقم/٥٥٦٣، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم/٢٣٣٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٨٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٥١٣۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو قوم کسی مجلس میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہ کرے اور اپنے نبی مکرم (ﷺ) پر درود نہ پڑھے تو انہیں خسارہ ہوگا؛ پھر اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب دے اور اگر چاہے تو انہیں بخش دے۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ امام ترمذی کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَتَفَرَّقُوْا عَنْ غَيْرِ ذِكْرِ اللهِ إِلَّا تَفَرَّقُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسُ حَسْرَةً عَلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۱)

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۵۱۵، ۵۲۷، الرقم/۱۰۶۹۱، ۱۰۸۳۷، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۱۰۷، الرقم/۱۰۲۳۶، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ۱/۳۱۱، ۴۰۳، والحاكم في المستدرك، ۱/۶۶۸، الرقم/۱۸۰۸، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۴۰۳، الرقم/۵۴۱، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ۷/۲۰۷، وابن حيان في طبقات المحدثين، ۳/۴۴۸۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اللہ کا ذکر کیے بغیر منتشر ہو جائیں تو اس مجلس کی مثال مردار گدھے کی ہے اور یہ مجلس قیامت کے دن ان کے لیے باعثِ حسرت ہوگی۔

اِسے امام احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷛، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَّا عَلٰى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيْهَا. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت والوں کو سوائے اس گھڑی کے، جو ان

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩٣/٢٠، الرقم/١٨٢، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١٠٦/٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٣٩٢/١، الرقم/٥١٢، ٥١٣، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٠٨/٣، الرقم/٥٢٤٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٥٨/٢، الرقم/٢٣١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٣/١٠۔

پر اللہ کے ذکر کے بغیر گزری، اور کسی گھڑی پر حسرت نہیں ہوگی۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

إِضَاءَةُ بُيُوْتِ أَهْلِ الذِّكْرِ لِأَهْلِ السَّمَاءِ

﴿ذاکرین کے گھر اَہلِ سماء کو ستاروں کی طرح روشن نظر آتے ہیں﴾

٢٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: إِنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ لَيَرَوْنَ بُيُوْتَ أَهْلِ الذِّكْرِ تُضِيءُ لَهُمْ كَمَا تُضِيءُ الْكَوَاكِبُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حَيَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ آسمان والوں کو اہل ذکر کے گھر ایسے روشن دکھائی دیتے ہیں جیسے اہل زمین کو ستارے چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن حیان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ سَابِطٍ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي يُذْكَرُ اللهُ فِيْهِ يُنِيْرُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ كَمَا تُنِيْرُ النُّجُوْمُ

٢٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ١٧٠/٧، الرقم/٣٠٥٥٥، وابن حيان في طبقات المحدثين بأصبهان، ٢٨٢/٤، الرقم/٦٦٨، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ٣٦٧/١۔

لِأَهْلِ الْأَرْضِ.(۱)

رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَذَكَرَهُ ابْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت سابط ﷛ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ گھر جہاں اللہ کا ذکر کیا جائے، آسمان والوں کے لیے ایسے روشن دکھائی دیتے ہیں جیسے اَہلِ زمین کو ستارے چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔

اسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے اور ابن حجر العسقلانی نے ذکر کیا ہے۔

قَالَ كَعْبُ الْأَحْبَارِ: أَنِيْرُوْا بُيُوْتَكُمْ بِذِكْرِ اللهِ كَمَا تُنِيْرُوْنَ قُلُوْبَكُمْ بِهِ.(۲)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت کعب الاحبار نے فرمایا: اپنے گھروں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے روشن کرو جس طرح کہ تم ذکر الٰہی سے اپنے دلوں کو روشن

---

(۱) أخرجه أبو نعيم في معرفة الصحابة، ۳/۱٤٤۰، الرقم/۳٦٥۲، وذكره ابن حجر العسقلاني في الإصابة في تمييز الصحابة، ۳/۳، والمناوي في فيض القدير، ۲/۳۲٥۔

(۲) الشعراني في الطبقات الكبرى/۷۰۔

کرتے ہو۔

اسے امام شعرانی نے 'الطبقات الکبریٰ' میں بیان کیا ہے۔

قَوْلُهُ ﷺ: أَكْثِرُوا ذِكْرَهُ تعَالٰى حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: مَجْنُوْنٌ

﴿اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافقین تمہیں دیوانہ کہیں﴾

٢٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ تَعَالٰى، حَتّٰى يَقُوْلُوْا: مَجْنُوْنٌ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں 'دیوانہ' کہیں۔

اِسے امام احمد، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٦٨، ٧١، الرقم/١١٦٧١، ١١٦٩٢، وابن حبان في الصحيح، ٣/٩٩، الرقم/٨١٧، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٢١، الرقم/١٣٧٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٨٩، الرقم/٩٢٥، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٦٧٧، الرقم/١٨٣٩۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ رضي الله عنه: أَنَّ رَجُلًا أَتَاهُ قَالَ لَهُ: أَوْصِنِي يَا أَبَا مُسْلِمٍ، قَالَ: اذْكُرُ اللهَ تَحْتَ كُلِّ شَجَرَةٍ وَحَجَرٍ، قَالَ: زِدْنِي فَقَالَ: اذْكُرُ اللهَ حَتّٰى يَحْسِبَكَ النَّاسُ مِنْ ذِكْرِ اللهِ مَجْنُوْنٌ قَالَ: فَكَانَ أَبُوْ مُسْلِمٍ يُكْثِرُ ذِكْرَ اللهِ فَرَآهُ رَجُلٌ يَذْكُرُ اللهَ فَقَالَ: أَمَجْنُوْنٌ صَاحِبُكُمْ هٰذَا؟ فَسَمِعَهُ أَبُوْ مُسْلِمٍ فَقَالَ: لَيْسَ هَذَا بِالْجُنُوْنِ يَا ابْنَ أَخِي، وَلٰـكِنْ هٰذَا دَوَاءُ الْجُنُوْنِ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابومسلم الخولانی رضي الله عنه **بیان کرتے ہیں کہ** ایک آدمی ان کے پاس آیا اور کہا: اے ابومسلم! مجھے وصیت فرمائیں، تو آپ رضي الله عنه نے فرمایا: ہر درخت اور پتھر (کے سائے) تلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ اس نے کہا: اس کے علاوہ مزید کوئی نصیحت فرمائیں۔ آپ رضي الله عنه نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ اللہ کے ذکر (کی کثرت) کی وجہ سے لوگ تمہیں دیوانہ گمان کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومسلم رضي الله عنه اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے تو ایک آدمی نے آپ کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر (آپ کے ساتھیوں سے)

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٥٥، الرقم/٦٩٦۔

کہا: کیا تمہارا یہ دوست مجنون ہے؟ حضرت ابو مسلم نے اس کا یہ قول سن لیا اور فرمایا: اے بھتیجے! یہ جنون نہیں بلکہ یہ (ذکرِ الٰہی) تو جنون اور پاگل پن کی دواء ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۲۷. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ﷠، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا، يَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ تُرَاؤُوْنَ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

حضرت (عبد اللہ) بن عباس ﷠ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اس قدر کرو کہ منافق لوگ کہیں کہ تم ریاکاری کر رہے ہو۔

اسے امام طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الْجَوْزَاءِ ﷫، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: إِنَّكُمْ مُرَاؤُوْنَ. (۱)

۲۷: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱٦۹، الرقم/۱۲۷۸٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ۳/۸۱، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم ۱/٤٤٤، ٤٤۸، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ۳/٤۹٦، والمناوي في فيض القدير، ۱/٤٥٦۔

(۱) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۹۷، الرقم/٥۲۷، وذكره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو الجوزاء ؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ منافق لوگ کہیں: تم ریاکاری کر رہے ہو۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ الإِمَامُ مُجَاهِدٌ: لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا حَتّٰى يَذْكُرَ اللهَ قَائِمًا، وَقَاعِدًا، وَمُضْطَجِعًا. (١)

رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ.

امام مجاہد تابعی کا فرمان ہے: انسان کا شمار اس وقت تک کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں میں نہیں ہوتا جب تک کہ وہ کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کرے۔

اِسے امام عبد اللہ بن المبارک نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

.... المناوي في فيض القدير، ٢/٨٥، والعجلوني في كشف الخفاء، ١/١٨٧، الرقم/٤٨٧۔

(١) ابن المبارك في كتاب الزهد/٢٨٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣/٢٨٣۔

طَوَافُ الْمَلَائِكَةِ فِي الطُّرُقِ وَابْتِغَاؤُهُمْ مَجَالِسَ الذِّكْرِ

﴿فرشتے زمینی راستوں پر گشت کرتے اور مجالسِ ذِکر کی تلاش میں رہتے ہیں﴾

۲۸. **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** رضی الله عنه **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ** صلی الله علیه وآله وسلم **إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا إِلٰى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِي؟ قَالُوْا: يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَنِي؟ قَالَ:**

۲۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب فضل ذكر الله عزوجل، ۵/۲۳۵۳، الرقم/۶۰۴۵، وابن حبان في الصحيح، ۳/۱۳۹، الرقم/۸۵۷، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۹۹، الرقم/۵۳۱، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ۱/۳۴۵، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۸، الرقم/۲۳۱۶۔

فَيَقُوْلُوْنَ. لَا وَاللهِ، مَا رَأَوْکَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْکَ كَانُوْا أَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَأَشَدَّ لَکَ تَمْجِيْدًا وَتَحْمِيْدًا، وَأَكْثَرَ لَکَ تَسْبِيْحًا.

قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَمَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالَ: يَسْأَلُونَکَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ، يَا رَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ: مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ، لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستے میں اہلِ ذکر کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں، پھر جب وہ ذکر کرنے والوں کو پا لیتے ہیں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنے مقصود کی طرف آؤ۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پھر وہ آسمان دنیا تک اس (مجلس) پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہوجاتے ہیں۔ پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، سناؤ! میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ باری تعالیٰ! وہ تیری تسبیح، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔

حضور ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے (جنت کو) دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تیری قسم، انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کی بہت زیادہ خواہش، شدید طلب اور بڑی رغبت رکھتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ عرض کریں گے: اللہ کی قسم، انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر انہوں نے اسے دیکھا ہوتا تو اس سے اور زیادہ دور بھاگتے اور اس سے اور زیادہ ڈرتے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: گواہ رہنا کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ کچھ فرشتے عرض کریں گے: ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو اپنی کسی ضرورت کے لیے (ادھر) آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (میری خاطر) بیٹھے تھے، ان کے پاس بیٹھنے والا بھی میری رحمت سے محروم نہیں رہتا۔

اِسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى مَلَائِكَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ، قَعَدُوا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَإِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللهُ ﷻ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِي الْأَرْضِ، يُسَبِّحُوْنَکَ وَيُكَبِّرُوْنَکَ، وَيُهَلِّلُوْنَکَ وَيَحْمَدُوْنَکَ

وَيَسْأَلُوْنَکَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَا أَي رَبِّ قَالَ: فَکَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَکَ قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِي؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِکَ يَا رَبِّ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَکَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَکَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، أَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا، وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ، فِيْهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰی بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ.(۱)

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ کے کچھ گشت

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل مجالس الذکر، ۴/۲۰۶۹، الرقم/۲۶۸۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲/۲۵۲، ۳۸۲، الرقم/۷۴۲۰، ۸۹۶۰، وذکره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۹، الرقم/۲۳۱۶، وأيضًا، ۴/۲۴۴، الرقم/۵۵۲۳۔

کرنے والے مخصوص فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے رہتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (اہل ذکر) کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتیٰ کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا کی وسعتیں ان سے بھر جاتی ہے، جب اہلِ ذکر مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف واپس جاتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ ﷻ ان سے سوال کرتا ہے، حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے، کہ ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو **سبحان الله، الله أكبر، لا إله إلا الله** اور **الحمد لله** کا ذکر کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟

(پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: باری تعالیٰ! وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری دوزخ سے تیری پناہ

مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے ان کو بخش دیا اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ بھی میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس کو بھی بخش دیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بدبخت نہیں رہتا۔

اِسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی مَلَائِکَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، يَجْتَمِعُوْنَ عِنْدَ الذِّكْرِ، فَإِذَا مَرُّوْا بِمَجْلِسٍ عَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ حَتّٰی يَبْلُغُوا الْعَرْشَ. (۱)

---

(۱) أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الذكر والدعاء والتوبة

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

اسی طرح ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں (جن کی خاص ذمہ داری یہ ہے کہ) وہ مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں اور ذکر میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پس جب وہ کسی مجلسِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو (اس مجلس میں اتنی کثرت سے شرکت کرتے ہیں کہ) تہہ در تہہ عرش تک پہنچ جاتے ہیں۔

اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا یہ الفاظ امام احمد کے ہیں۔

.... والاستغفار، باب فضل مجالس الذكر، ٤/٢٠٦٩، الرقم/٢٦٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٨، الرقم/٨٦٨٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/٢٤٤، الرقم/٥٥٢٣۔

كَوْنُ حَلَقَاتِ الذِّكْرِ رِيَاضَ الْجَنَّةِ

﴿حلقاتِ ذِکر جنت کے باغات ہیں﴾

٢٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ؟ قَالَ: غَنِيْمَةُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجالسِ ذکر کی غنیمت (انعام) کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالسِ ذکر کی غنیمت (انعام) جنت ہے۔

اِسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْأَنْصَارِيِّ، وَهُوَ يَذْكُرُ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ

٢٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/١٧٧، ١٩٠، الرقم/٦٦٥١، ٦٧٧٧، والطبراني في مسند الشاميين، ٢/٢٧٣، الرقم/١٣٢٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦١، الرقم/٢٣٢٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٨، والسيوطي في الدر المنثور في التفسير بالمأثور، ١/٣٦٧۔

ﷺ: أَمَا إِنَّكُمُ الْمَلأُ الَّذِيْنَ أَمَرَنِيَ اللهُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِي مَعَكُمْ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ أَمَا إِنَّهٗ مَا جَلَسَ عِدَّتُكُمْ إِلَّا جَلَسَ مَعَهُمْ عِدَّتُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، إِنْ سَبَّحُوا اللهَ سَبَّحُوْهُ، وَإِنْ حَمِدُوا اللهَ حَمِدُوْهُ، وَإِنْ كَبَّرُوا اللهَ كَبَّرُوْهُ، ثُمَّ يَصْعَدُوْنَ إِلَى الرَّبِّ، وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، فَيَقُوْلُوْنَ: يَا رَبَّنَا، عِبَادُكَ سَبَّحُوْكَ فَسَبَّحْنَا، وَكَبَّرُوْكَ فَكَبَّرْنَا، وَحَمِدُوْكَ فَحَمِدْنَا، فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: يَا مَلَائِكَتِي، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُوْلُوْنَ: فِيْهِمْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ الْخَطَّاءُ، فَيَقُوْلُ: هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى عَلٰى جَلِيْسِهِمْ.(١)

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الصغير، ٢/٢٢٧-٢٢٨، الرقم/١٠٧٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٥/١١٨، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٠-٢٦١، الرقم/٢٣٢٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٦.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ عبد اللہ بن رواحہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو نصیحت کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وہ جماعت ہو جس کے متعلق میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں ان کے ساتھ رہوں۔ پھر آپ ﷺ نے آیت مبارکہ ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ﴾ سے لے کر ﴿وَ کَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا﴾ تک تلاوت فرمائی۔ (پھر فرمایا:) تم میں سے جتنی تعداد میں لوگ (اجتماعی طور پر اللہ کو یاد کرنے کے لیے) بیٹھتے ہیں تو ان کے برابر فرشتے بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ سبحان اللہ کہتے ہیں تو یہ بھی سبحان اللہ کہتے ہیں، اگر وہ الحمد للہ کہتے ہیں تو یہ بھی الحمد للہ کا ذکر کرتے ہیں، اور اگر اللہ اکبر کا ذکر کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ اکبر کا ذکر کرتے ہیں، پھر (فرشتے) اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اوپر چلے جاتے ہیں حالانکہ وہ ان کی حالت کو بخوبی جانتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: اے ہمارے رب! تیرے بندوں نے تیری تسبیح بیان کی تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی، انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں

تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں شخص بڑا خطا کار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہ سکتا (اس لیے میں نے اہلِ ذکر کی ہم نشینی کی وجہ سے ان گنہگاروں کو بھی بخش دیا ہے)۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ. (١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں سے گزرو تو خوب

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٠، الرقم/١٢٥٤٥، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (٨٣)، ٥/٥٣٢، الرقم/٣٥١٠، وأبويعلى في المسند، ٦/١٥٥، الرقم/٣٤٣٢، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٨، الرقم/٥٢٩، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم/٢٣٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/١٢٦۔

کھایا کرو۔ اُنہوں نے عرض کیا: جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذِکرِ اِلٰہی کے حلقے۔

اسے امام احمد اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ لِلّٰهِ سَرَايَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ تَحُلُّ وَتَقِفُ عَلٰى مَجَالِسِ الذِّكْرِ، فَارْتَعُوْا فِي رِيَاضِ الْجَنَّةِ. قَالُوْا: وَأَيْنَ رِيَاضُ الْجَنَّةِ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَجَالِسُ الذِّكْرِ فَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا فِي ذِكْرِ اللهِ وَاذْكُرُوْهُ بِأَنْفُسِكُمْ، مَنْ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللهِ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ اللهِ عِنْدَهُ، فَإِنَّ اللهَ يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ. (۱)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ: صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

---

(۱) أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/ ۳۹۰، الرقم/ ۱۸٦۵، والحاكم في المستدرك، ۱/ ٦۷۱، الرقم/ ۸۲۰۔

ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے لشکر ہیں جو ذکر کی محفلوں میں آتے ہیں اور وہاں رک جاتے ہیں، لہٰذا تم جنت کے باغیچوں سے خوب کھاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جنت کے باغیچے کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ذکر کی محفلیں (جنت کے باغیچے) ہیں۔ لہٰذا تم صبح و شام اللہ کا ذکر کرو اور اس کا ذکر اپنے دلوں میں بھی کرو۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں اپنا مقام معلوم کرنا چاہتا ہے وہ اپنے ہاں اللہ تعالیٰ کے مقام کو دیکھے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے ہاں اُس مقام پر رکھتا ہے جہاں بندہ اُسے اپنے ہاں رکھتا ہے۔

اِسے امام ابو یعلی اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

۳۰. عَنْ سُهَيْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُوْنَ اللهَ تعالى فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَبُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

۳۰: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۱۲/٦، الرقم/٦٠٣٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤٥٤/١، الرقم/٦٩٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٦٠/٢، الرقم/٢٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧٦/١٠۔

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت سہیل بن حنظلہ ﷛ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مجلس میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے اٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَأْخُذُ بِيَدِ النَّفَرِ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَيَقُوْلُ: تَعَالَوْا نُؤْمِنْ سَاعَةً، تَعَالَوا فَلْنَذْكُرِ اللهَ وَنَزْدَدْ إِيْمَانًا، تَعَالَوْا نَذْكُرْهُ بِطَاعَتِهِ، لَعَلَّهُ يَذْكُرُنَا بِمَغْفِرَتِهِ.(۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن رواحہ ﷛ اپنے اصحاب میں سے کچھ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کرتے تھے: آؤ! ایک گھڑی کے لیے ہم تجدید ایمان کریں۔ آؤ! ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور (کیفیتِ) ایمان میں اضافہ کریں۔ آؤ! ہم اُس کا ذکر اُس کی اطاعت کے ذریعے کریں شاید کہ وہ اپنی شانِ مغفرت کے ساتھ ہمارا ذکر کرے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه ابن أبي شيبه في المصنف، ٦/١٧٠، الرقم/٣٠٤٢٦۔

اِسْتِبْشَارُ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ فِيهَا اللهُ تَعَالٰی

﴿جس خطے پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے وہ اپنی خوش نصیبی پر مسرور ہوتا ہے﴾

٣١. عَنْ أَنَسٍ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ اللهُ عَلَيْهَا بِصَلَاةٍ أَوْ بِذِكْرٍ إِلَّا اسْتَبْشَرَتْ بِذٰلِکَ إِلٰی مُنْتَهَاهَا مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ وَفَخَرَتْ عَلٰی مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ، وَمَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْمُ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ إِلَّا تَزَخْرَفَتْ لَهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰی وَابْنُ الْمُبَارَکِ.

حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کا ہر وہ خطہ جس میں نماز یا ذکر کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے وہ خطہ اس عمل کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوش ہوتا ہے اور اپنے اِرد گرد کے خطوں پر فخر جتاتا ہے اور جب بھی بندہ کسی ویران زمین میں کھڑا ہو کر نماز کا ارادہ

٣١: أخرجه أبويعلى في المسند، ٧/١٤٣، الرقم/٤١١٠، وابن المبارك في الزهد، ١/١١٥، الرقم/٣٣٩، والقزويني في التدوين في أخبارِ قزوين، ٤/١٦، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٦٢، الرقم/٥٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٨۔

کرتا ہے تو اس پر زمین فخر جتاتی ہے۔

اسے امام ابو یعلی اور ابن المبارک نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ بُقْعَةٍ يُذْكَرُ اللهُ فِيْهَا إِلَّا فَخَرَتْ عَلٰى مَا حَوْلَهَا مِنَ الْبِقَاعِ، وَاسْتَبْشَرَتْ بِذِكْرِ اللهِ مُنْتَهَاهَا إِلٰى سَبْعِ أَرْضِيْنَ. (۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس خطہ اَرضی پر اللہ کا ذکر کیا جائے وہ خطہ اپنے اِرد گرد کے خطوں پر فخر جتاتا ہے اور اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمینوں کی انتہا تک خوشی مناتا ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه: إِنَّ الْجَبَلَ لَيُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ: أَيْ فُلَانُ، هَلْ مَرَّ بِکَ أَحَدٌ ذَكَرَ اللهَ؟ فَإِذَا قَالَ: نَعَمْ، اِسْتَبْشَرَ. (۲)

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱۱/۱۹۳، الرقم/۱۱۴۷۰۔

(۲) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹/۱۰۳، الرقم/۸۵۴۲،

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کا نام لے کر پکارتا ہے: اے فلاں (پہاڑ!) کیا تیرے پاس سے کوئی اللہ کا ذاکر گزرا ہے؟ پس جب وہ (دوسرا) پہاڑ 'ہاں' میں جواب دیتا ہے تو یہ بہت خوش ہوتا ہے۔

اسے امام طبرانی اور امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ، اذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ كُلِّ حُجَيْرَةٍ وَشُجَيْرَةٍ لَعَلَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَشْهَدُ لَكُمْ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو تاکہ قیامت کے دن وہ آ کر تمہارے حق

.... والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤٠٢، ٤٥٣، الرقم/٥٣٨، ٦٩١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٢٤٢، وابن حيان في العظمة، ٥/١٧١٧، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/١٤٠۔

(١) أخرجه الطبراني في مسند الشاميين، ١/٣٨٨، الرقم/٦٧١، وابن حيان في العظمة، ٥/١٧١٣، وذكره العجلوني في كشف الخفاء ومزيل الألباس، ٢/١٨، الرقم/١٥٦٦۔

میں گواہی دے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۳۲. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَسْرَعُ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوْا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ حَتّٰى طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَأُولٰئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجد کی طرف لشکر بھیجا۔ انہوں نے بہت سا مالِ غنیمت حاصل کیا اور بہت جلد واپس آ گئے۔ جو لوگ اس لشکر میں نہیں گئے تھے ان میں سے ایک نے کہا: ہم نے اس لشکر سے زیادہ کسی لشکر کو اتنی جلد واپس آتے اور اتنا مالِ غنیمت لاتے نہیں دیکھا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے لوگ نہ بتاؤں جو مالِ غنیمت

۳۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب (۰۹)، ٥/٥٥٩، الرقم/٣٥٦١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٩، الرقم/٦٧٦، وابن قيم في أعلام الموقعين، ٤/٣٠٧۔

حاصل کرنے میں اس سے بہتر اور واپسی کے لحاظ سے اس سے تیز ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں، پھر طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد واپس ہونے والے اور بہتر غنیمت حاصل کرنے والے ہیں۔

اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ ﷺ، أَنَّهُ ﷺ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. (١)

رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى.

ایک روایت میں حضرت معاذ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی نماز ادا کی اور پھر ذکر الٰہی میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

---

(١) أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/٦٦، الرقم/١٤٩٥، وأيضًا، ٣/٦١، الرقم/١٤٨٧، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٨، الرقم/٦٦٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/١٠٥، والمناوي في فيض القدير، ٦/١٦٥۔

فَضْلُ ذِكْرِهٖ تَعَالٰى فِي الْأَسْوَاقِ وَمَوَاضِعِ الْغَفَلَاتِ

﴿بازار اور دیگر مقاماتِ غفلت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت﴾

۳۳. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ: سُبْحَانَكَ، اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٩٤، الرقم/١٠٤٢٠، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من المجلس، ٥/٤٩٤، الرقم/٣٤٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٠٥، الرقم/١٠٢٣٠، والطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٣٤٦، الرقم/٦٥٨٤۔

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور اس میں اس نے بہت سی لغو باتیں کیں تو اٹھنے سے پہلے یہ کلمات کہے: ﴿**سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ**﴾ 'تو ہر قسم کے نقص و عیب سے پاک ہے یا اللہ میں تیری حمد و ثناء کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں' تو ان لغو باتوں سے اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

اِسے امام احمد بن حنبل نے اور ترمذی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ أَحَدٌ فِي مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَـلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا كُفِّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِي مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ إِلَّا خُتِمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِکَ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ. (١)

---

(١) أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في كفارة المجلس، ٤/٢٦٤، الرقم/٤٨٥٧، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٥٣،

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ حِبَّانَ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ﷺ نے فرمایا: کچھ الفاظ ایسے ہیں کہ جنہیں کوئی اپنی مجلس سے اٹھتے وقت تین دفعہ پڑھتا ہے تو وہ الفاظ اس کی طرف سے (غلطیوں) کا کفارہ بن جاتے ہیں اور کوئی شخص ان کلمات کو کسی مجلسِ خیر یا مجلسِ ذکر میں کہتا ہے تو وہ اس کے لیے تصدیق کی مہر ہو جاتے ہیں جیسے کسی تحریر پر مہر لگائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ﴿**سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِکَ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ**﴾ ’اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں‘۔

اِسے امام ابو داود اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَکَ، اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِکَ، لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُکَ، وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ،

.... الرقم/٥٩٣، وذکره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٥، الرقم/٢٣٤٠، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٨٨، الرقم/٢٣٦٧۔

فَقَالَهَا فِي مَجْلِسِ ذِكْرٍ كَانَ كَالطَّابَعِ يُطْبَعُ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَالَهَا فِيْ مَجْلِسِ لَغْوٍ كَانَتْ كَفَّارَتَهُ.(١)

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

ایک روایت میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے یہ دعا پڑھی ﴿سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ﴾ ’اللہ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام تعریفیں تیری ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔‘ پھر اس نے یہ دعا کسی مجلسِ ذکر میں پڑھی تو وہ مہر لگانے والے کی طرح ہو جائے گا جو اس ذکر پر مہر لگا دیتا ہے اور جس شخص نے اسے لغویات کی کسی مجلس میں پڑھا تو یہ دعا اس کے لیے کفارہ بن جائے گی۔

اسے امام نسائی، طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے

---

(١) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ١١٢/٦، الرقم/١٠٢٥٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٣٨/٢، الرقم/١٥٨٦، والحاكم في المستدرك، ٧٢٠/١، الرقم/١٩٧٠۔

اِسے امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح کہا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم بِآخِرِهِ إِذَا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ أَصْحَابُهُ فَأَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ قَالَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ، وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُکَ، وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ، عَمِلْتُ سُوْءًا، وَظَلَمْتُ نَفْسِي، فَاغْفِرْ لِي، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ أَحْدَثْتَهُنَّ. قَالَ: أَجَلْ، جَاءَنِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، هُنَّ كَفَّارَاتُ الْمَجْلِسِ. (۱)

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں جمع تھے۔ (مجلس کے اختتام پر) جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

---

(۱) أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٦/١١٣، الرقم/١٠٢٦٠، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ١/٣٢٠، الرقم/٤٢٧، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١، الرقم/١٩٧٢۔

﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ إِلَيْکَ عَمِلْتُ سُوْءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ﴾ ’اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔ (اور تعلیم امت کے لیے اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ امتی یوں کہے:) میں نے غلطی کی ہے اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے کیونکہ تیرے علاوہ کوئی بھی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔‘ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس پر ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کلماتِ دُعا آپ نے پہلی دفعہ ارشاد فرمائے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: اے محمد! یہ (کلمات) مجلس کا کفارہ ہیں۔

اِسے امام نسائی اور حاکم نے روایت کیا ہے نیز حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔

٣٤. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم قَالَ: مَنْ دَخَلَ

٣٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا دخل السوق، ٥/٤٩١، الرقم/٣٤٢٨، والدارمي في السنن، ٢/٣٧٩، الرقم/٢٦٩٢، والحاكم في المستدرك، ١/٧٢١، الرقم/١٩٧٤،

السُّوْقَ فَقَالَ: لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِي، وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، کَتَبَ اللهُ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهٗ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

حضرت عمر بن الخطاب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ کلمات کہے: ﴿**لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ**﴾ ’اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے، وہی لائق ستائش ہے، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا۔ تمام بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے‘۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کیے جاتے ہیں۔

اِسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

.... وابن أبي عاصم في كتاب الزهد، ١/٢١٤، ونقله ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٣٥١۔

وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ذَاكِرُ اللهِ فِي الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ. (١)

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْسَ بِهِ. وَهٰذَا لَفْظُ الطَّبَرَانِيِّ.

ایک روایت میں حضرت (عبد اللہ) بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا (جہاد فی سبیل اللہ سے) بھاگنے والوں میں ثابت قدم رہنے والے کی طرح ہے۔

اِسے امام بزار نے اورطبرانی نے نا قابلِ اعتراض سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ طبرانی کے ہیں۔

(١) أخرجه البزار في المسند، ٥/١٦٦، الرقم/١٧٥٩، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٩٠، الرقم/٢٧١۔

إِنَّهُ تَعَالٰى يُبَاهِي الْمَلَائِكَةَ بِالذَّاكِرِيْنَ وَيَسْأَلُهُمْ عَنْ أَحْوَالِهِمْ

﴿اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ذاکرین پر فخر کرتا ہے اور ان سے اَہلِ ذکر کا حال دریافت فرماتا ہے﴾

۳۵. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

۳۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة، ۶/۲۷۲۱، الرقم/۷۰۴۸، ومالك في الموطأ، ۱/۱۷۰، الرقم/۴۱۱، والنسائي في السنن الكبرى، ۱/۱۷۵، الرقم/۴۵۹، وأبو عوانة في المسند، ۱/۳۱۵، الرقم/۱۱۱۹، والبيهقي في شعب الإيمان، ۳/۵۰، الرقم/۲۸۳۶، وابن عبد البر في التمهيد، ۱۹/۵۰۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ **سے روایت ہے** کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور نماز فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان سے دریافت فرماتا ہے: حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا، اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

اسے امام بخاری، مالک اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی اللہ عنہ، **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ: فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ. قَالَ: وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَ: فَيَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ. قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: أَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. قَالَ**

سُلَيْمَانُ: وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدْ قَالَ فِيهِ: فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ.[1]

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات اور دن کے فرشتے فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ فجر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے آسمانوں کی طرف چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے وہیں رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (فرشتے) نمازِ عصر کے وقت جمع ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دن والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات والے فرشتے وہیں رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان (فرشتوں) کا رب ان سے پوچھتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال پر چھوڑا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ سلیمان بیان کرتے ہیں: اور جہاں تک میرا خیال ہے کہ

---

(۱) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۳۹٦، الرقم/۹۱٤۰، وابن خزيمة في الصحيح، ۱/۱٦٥، الرقم/۳۲۲، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۱/۱۷۷، الرقم/٦٦٦۔

اس حدیث میں حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا: (اے میرے مولا) روزِ قیامت انہیں معاف فرما دینا۔

اِسے امام احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْمَغْرِبَ فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُسْرِعًا قَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: أَبْشِرُوْا هٰذَا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ يَقُوْلُ: انْظُرُوْا إِلٰى عِبَادِي قَدْ قَضَوْا فَرِيْضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَ أُخْرٰى.(١)

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد جو لوگ جانے والے تھے چلے گئے اور جو بیٹھنے والے تھے بیٹھ گئے۔ (اچانک)

---

(١) أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة، ١/٢٦٢، الرقم/٨٠١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٦/٥٤، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ١/١٧٢، الرقم/٦٤٦، والشوكاني في نيل الأوطار، ٢/٥٤۔

حضور نبی اکرم ﷺ تیزی سے تشریف لائے کہ آپ ﷺ کا سانس مبارک پھولا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے مبارک زانوؤں سے کپڑا سِرکا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا خوش ہوجاؤ! یہ ہے تمہارا رب، جس نے آسمان کا ایک دروازہ کھول دیا ہے اور وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے اور فرما رہا ہے: میرے بندوں کو دیکھو ایک فرض (نماز) ادا کرنے کے بعد دوسری فرض (نماز) کا انتظار کر رہے ہیں۔

اسے امام ابن ماجہ اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

كَوْنُ الذِّكْرِ أَفْضَلَ مِنَ الإِنْفَاقِ فِي سَبِيْلِهٖ تَعَالٰی

﴿ذِکر اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے بھی افضل عمل ہے﴾

٣٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رضی الله عنه، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم، قَالَ: إِنَّ الذِّكْرَ فِي سَبِيْلِ اللهِ يَضْعُفُ فَوْقَ النَّفَقَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے سات سو گنا بہتر ہے۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَلذِّكْرُ

٣٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٠/١٨٦، الرقم/٤٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٤٩، الرقم/ ٣١٧١۔

يَفْضُلُ عَلَى النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ مِائَةَ ضِعْفٍ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

ایک اور روایت میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنے پر سو گنا فضیلت حاصل ہے۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قَالَ: اَلذِّكْرُ خَيْرٌ مِنَ الصَّدَقَةِ.(۲)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذکر صدقہ سے افضل ہے۔

اِسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

---

(۱) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۱۸۵، الرقم/۴۰۴۔

(۲) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳/۲۱۴، الرقم/۴۶۱۶، والمناوي في فيض القدير، ۳/۵۶۹، الرقم/۲۹۷۔

كَوْنُ الذِّكْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْقِتَالِ فِي سَبِيْلِهٖ تَعَالٰى

﴿ذِکرِ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال سے بھی اَفضل عمل ہے﴾

٣٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمِنَ الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: لَو ضَرَبَ بِسَيْفِهٖ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَنْكَسِرَ، وَيَخْتَضِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُوْنَ اللهَ أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالْبَيْهَقِيُّ مُخْتَصَرًا.

حضرت ابو سعید خدری ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا

٣٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٧٥، الرقم/١١٧٣٨، والترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب منه (٥)، ٥/٤٥٨، الرقم/٣٣٧٦، وأبو يعلى في المسند، ٢/٥٣٠، الرقم/١٤٠١، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٤١٩، الرقم/٥٨٩، وذكره ابن رجب الحنبلي في جامع العلوم والحكم، ١/٢٣٨، ٤٤٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٤، الرقم/٢٢٩٦.

گیا: (یا رسول اللہ!) کون سے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ میں افضل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے مرد اور کثرت سے ذِکرِ اِلٰہی کرنے والی عورتیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے سے بھی (زیادہ)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی تلوار کافروں اور مشرکوں پر اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے پھر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگ اُس سے ایک درجہ افضل ہیں۔

اسے امام احمد نے، ترمذی نے مذکورہ الفاظ سے اور بیہقی نے مختصراً روایت کیا ہے۔

۳۸. عَنْ مُعَاذٍ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ، فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا، قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا، ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ، كُلُّ ذٰلِكَ

۳۸: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۳/۴۳۸، الرقم/۱۵۶۹۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲۰/۱۸۶، الرقم/۴۰۷، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ۲/۲۵۷، الرقم/۲۳۰۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۱/۷۴۔

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى ذِكْرًا. فَقَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ رضی اللہ عنہ لِعُمَرَ رضی اللہ عنہ: يَا أَبَا حَفْصٍ، ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَجَلْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ سے سوال کیا: کون سے جہاد کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بندے کا جہاد جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ہے، اس نے سوال کیا: کس روزہ دار کا اجر سب سے زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لیے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: ان عبادات والوں میں اس کا اجر سب سے زیادہ ہو گا جو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ ذکر کرنے والا ہو گا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تمام بھلائی لے گئے؟ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں (یعنی یہ سچ ہے)۔

اسے امام احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلًا أَنْجٰى لَهٗ مِنَ النَّارِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ. قَالُوْا: يَا

رَسُوْلَ اللهِ، وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ تَضْرِبُ بِسَيْفِکَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِسَيْفِکَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ، ثُمَّ تَضْرِبُ بِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ.

ایک اور روایت میں حضرت معاذ ﷺ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ذکر سے زیادہ ابن آدم کا کوئی عمل اسے آگ سے نجات دینے والا نہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں، اگرچہ تو اپنی تلوار سے اس حد تک قتال کرے کہ وہ ٹوٹ جائے، پھر تو اپنی تلوار کے ساتھ قتال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے، پھر تو اپنی تلوار کے ساتھ قتال کرے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے (پھر بھی نہیں)۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أُمِّ أَنَسٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَوْصِنِي.

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٧، الرقم/٢٩٤٥٢، وأيضًا، ٧/١٦٩، الرقم/٣٥٠٤٦، وعبد بن حميد في المسند، ١/٧٣، الرقم/١٢٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٥٧۔

قَالَ: اهْجُرِي الْمَعَاصِيَ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْهِجْرَةِ، وَحَافِظِي عَلَى الْفَرَائِضِ فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ، وَأَكْثِرِي مِنْ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّكِ لَا تَأْتِي اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ.(١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس ﷛ کی والدہ نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کی وادی سے ہجرت کر، کیونکہ یہ بہترین ہجرت ہے، اور فرائض کی حفاظت کر، کیونکہ یہ بہترین جہاد ہے، اور اللہ کا ذکر کثرت سے کر کیونکہ آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں کوئی ایسا عمل پیش نہیں کرسکتیں جو اسے اپنے ذکر کی کثرت سے زیادہ محبوب ہو۔

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور ہیثمی نے بیان کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷠، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٢٩، الرقم/٣١٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٢١، الرقم/٦٧٣٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٧، الرقم/٢٣١١ والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٢١٧، ٢١٨، وأيضًا، ١٠/٧٥۔

يَقُوْلُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةً، وَإِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوبِ ذِكْرُ اللهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ. قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَوْ أَنْ تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ.(١)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہر چیز کو چمکانے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب الٰہی سے نجات نہیں دلا سکتی۔ صحابہ نے عرض کیا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) اگرچہ تم اپنی تلوار چلاتے رہو یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (یعنی ذکر عذاب الٰہی سے جہاد سے بڑھ کر نجات دلانے والا ہے)۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور منذری نے بیان کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ منذری کے ہیں۔

---

(١) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٦، الرقم/٥٢٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٤، الرقم/٢٢٩٥، وابن القيم الجوزية في الوابل الصيب، ١/٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥١١.

وَفِي رِوَايَةِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ﷺ، قَالَ: ذِكْرُ اللهِ الْغَدَاةَ وَالْعَشِيَّ أَعْظَمُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوْفِ فِي سَبِيْلِ اللهِ وَإِعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ.

ایک اور روایت میں حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ نے فرمایا: صبح و شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواریں توڑنے اور بے حساب مال خرچ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ اور ابن المبارک نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ، قَالَ: لَذِكْرُ اللهِ فِي الْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ خَيْرٌ مِنْ حَطْمِ السُّيُوفِ فِي سَبِيْلِ اللهِ.(٢)

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

ایک روایت میں حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں: صبح و شام اللہ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔

---

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٥٨، الرقم/٢٩٤٥٦، وأيضا، ٧/١٧٠، الرقم/٣٥٠٤٧، وابن المبارك في الزهد، ١/٣٩٤، الرقم/١١١٦، وابن عبد البر في التمهيد، ٦/٥٩۔

(٢) أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٤٥٤، الرقم/٥٤٠٢۔

اسے امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ﷺ، قَالَ: لَوْ أَنّ رَجُلَيْنِ يَحْمِلُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَالْآخَرُ يَذْكُرُ اللهَ لَكَانَ أَفْضَلَ أَوْ أَعْظَمَ أَجْرًا الذَّاكِرُ. (۱)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: اگر دو شخص ہوں اور ان میں سے ایک شخص گھوڑے پر سوار ہوکر اللہ کی راہ میں نکلتا ہے اور دوسرا اللہ کا ذکر کرتا ہے تو جو ذاکر ہو گا وہ اجر میں دوسرے سے اعظم یا (فرمایا) افضل ہے۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا بَاتَ يَحْمِلُ عَلَى الْجِيَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ، وَبَاتَ رَجُلٌ يَتْلُوْ كِتَابَ اللهِ لَكَانَ ذَاكِرَ اللهِ

---

(۱) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٥٨/٦، الرقم/٢٩٤٦٢، وأيضًا، ١٧٠/٧، الرقم/٣٥٠٥٦، وذكره السيوطي في الدر المنثور، ١٥٠/١۔

أَفْضَلُهُمَا.(١)

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

حضرت عبد اللہ نے فرمایا: اگر (دو اشخاص میں سے) ایک شخص اللہ کی راہ میں گھوڑے پر رات گزارتا ہے، اور دوسرا کتابُ اللہ کی تلاوت کرتا ہے تو دونوں میں سے اللہ کا ذکر (یعنی قرآن مجید کی تلاوت) کرنے والا افضل ہوگا۔

اسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

(١) أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/١٣٤، الرقم/٣٠٠٨٩۔

كَوْنُ الذِّكْرِ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ وَشِفَاءَهَا

﴿اللہ تعالیٰ کا ذِکر دلوں کو چمکانے والا اور ان کی شفاء ہے﴾

٣٩. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةً، وَإِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ. قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: وَلَوْ أَنْ تَضْرِبَ بِسَيْفِكَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ.

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: ہر چیز کو چمکانے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب الٰہی سے نجات نہیں دلاسکتی۔ صحابہ نے عرض کیا: جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) اگرچہ تم اپنی تلوار چلاتے رہو یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (یعنی ذکر عذاب الٰہی سے جہاد سے بڑھ کر نجات دلانے والا ہے)۔

٣٩: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٩٦، الرقم/٥٢٢، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٥٤، الرقم/٢٢٩٥، وابن القيم في الوابل الصيب/٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٢/٥١١۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام منذری نے بیان کیا ہے۔ مذکورہ الفاظ امام منذری کے ہیں۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَكْثَرَ ذِكْرَ اللهِ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ النِّفَاقِ. (١)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کثرت سے اللہ کا ذکر کیا وہ نفاق سے پاک ہوگیا۔

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مَكْحُوْلٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ ذِكْرَ اللهِ شِفَاءٌ وَإِنَّ ذِكْرَ النَّاسِ دَاءٌ. (٢)

---

(١) أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٨٦/٧، الرقم/٦٩٣١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١٧٢/٢، الرقم/٩٧٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤١٤/١، الرقم/٥٧٥، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢٧٨/٢، والمناوي في فيض القدير، ٨٣/٢۔

(٢) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٤٥٩/١، الرقم/٧١٧، وذكره العجلوني في كشف الخفاء، ٥٠٥/١، الرقم/١٣٤٥۔

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت مکحول ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ کا ذکر شفا ہے اور (دنیا دار) لوگوں کا تذکرہ بیماری ہے۔

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ جَلَاءً، وَإِنَّ جَلَاءَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ ﷻ. (۱)

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت ابودرداء ﷺ فرماتے ہیں: ہر چیز کو چمکانے والی کوئی شے ہوتی ہے اور دلوں کو چمکانے والی شے اللہ کا ذکر ہے۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مَا رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالسَّلَفِ الصَّالِحِيْنَ

قَالَ عُمَرُ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِذِكْرِ اللهِ فَإِنَّهُ شِفَاءٌ وَإِيَّاكُمْ

(۱) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ۱/۳۹٦، الرقم/۵۲۳، وذكره ابن القيم في الوابل الصيب، ۱/٦٠۔

وَذِكْرَ النَّاسِ فَإِنَّهُ دَاءٌ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي الزُّهْدِ.

حضرت عمر فاروق ﷛ کا قول ہے: تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑو کیونکہ وہ شفاء ہے اور (دنیادار) لوگوں کے ذکر سے بچو کیونکہ وہ بیماری ہے۔

اسے امام احمد بن حنبل نے 'کتاب الزہد' میں روایت کیا ہے۔

كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ ﷞ تَقُوْلُ: طَلَبْتُ الْعِبَادَةَ فِي كُلِّ شَيْءٍ، فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا أَشْفٰى لِصَدْرِي وَلَا أَفْضَلَ مِنْ مَجَالِسِ الذِّكْرِ، فَكَانُوْا يَحْضُرُوْنَ عِنْدَهَا فَيَذْكُرُوْنَ فَتَذْكُرُ مَعَهُمْ.(٢)

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

حضرت اُمِّ درداء ﷞ فرمایا کرتی تھیں: میں نے ہر چیز میں عبادت تلاش کی لیکن میں نے مجالسِ ذکر سے زیادہ اپنے سینے کو شفا دینے والی اور افضل کوئی چیز نہ پائی۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور ذکر کرتے تو آپ بھی ان کے ساتھ مل کر ذکر کرتیں۔

---

(١) أحمد بن حنبل في الزهد/١٧٩۔

(٢) الشعراني في الطبقات الكبرى/٣٩۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ: أَشْكُوْ إِلَيْكَ قَسَاوَةَ قَلْبِي فَقَالَ: اُدْنُ مِنْ مَجَالِسِ الذِّكْرِ. [١]

ذَكَرَهُ الشَّعْرَانِيُّ فِي الطَّبَقَاتِ.

ایک شخص نے امام حسن بصری سے عرض کیا: میں آپ سے اپنے دل کی سختی کی شکایت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجالس ذکر کے قریب ہو جاؤ۔

اسے امام شعرانی نے ’الطبقات الکبریٰ‘ میں بیان کیا ہے۔

(١) الشعراني في الطبقات الكبرى/٤٦۔

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالشُّهَدَاءَ يَغْبِطُوْنَ الذَّاكِرِيْنَ بِمَكَانَتِهِمْ مِنْهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

﴿ اَنبیاء اور شہداء روزِ محشر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ذکر کرنے والوں کے مقام و مرتبہ پر رشک کریں گے ﴾

٤٠. **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَأُنَاسًا مَا هُمْ بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرَوْحِ اللهِ عَلٰى غَيْرِ أَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ، وَلَا أَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا، فَوَاللهِ، إِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَإِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ، لَا يَخَافُوْنَ إِذَا خَافَ النَّاسُ، وَلَا يَحْزَنُوْنَ إِذَا حَزِنَ النَّاسُ. وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ:

٤٠: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الإجارة، باب في الرهن، ٣/٢٨٨، الرقم/ ٣٥٢٧، والحاكم في المستدرك، ٤/١٨٨، الرقم/٧٣١٨، وابن السري في الزهد، ١/٢٧٢، الرقم/٤٧٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٦/٤٨٦، الرقم/٨٩٩٨، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ١/٥۔

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ○﴾ [يونس، ۱۰/٦۲].

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیاء ہیں نہ شہداء، (لیکن) قیامت کے دن انبیاء اور شہداء اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ان کے مقام پر رشک کریں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمیں آگاہ فرمائیں کہ وہ لوگ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر باہم محبت کرتے ہیں نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! ان کے چہرے پُر نور ہوں گے اور وہ نور (کے راستے) پر ہوں گے، وہ بے خوف ہوں گے جب اور لوگ خوفزدہ ہوں گے، انہیں کوئی غم نہیں ہوگا جب اور لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ’خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے○‘۔

اِسے امام ابو داود اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ أَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلٰى مَنَابِرِ اللُّؤْلُوءِ، يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ، قَالَ:

فَجَثٰى أَعْرَابِيٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، حِلْهُمْ لَنَا نَعْرِفُهُمْ؟ قَالَ: هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَبِلَادٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُوْنَهُ.(١)

ذَكَرَهُ الْمُنْذِرِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ، وَقَالَا: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ.

ایک روایت میں حضرت ابودرداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ ایسے لوگوں کو اٹھائے گا جن کے چہرے پُرنور ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر (بیٹھے) ہوں گے، لوگ انہیں دیکھ کر رشک کریں گے (حالانکہ) نہ تو وہ انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ حضرت ابودرداء ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان فرمائیں تاکہ ہم انہیں جان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبیلوں اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اکٹھے ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں۔

---

(١) ذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٢/٢٦٢، الرقم/٢٣٦٢، وأيضًا: ٤/١٢، الرقم/٤٥٨٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٧٧، والسيوطي في الدر المنثور، ١٠/٣٦٨۔

اِسے امام منذری اور ہیثمی نے بیان کیا ہے اور دونوں نے کہا ہے: اسے امام طبرانی نے اِسنادِ حسن سے روایت کیا ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُحِبُّکَ لِغَيْرِ دُنْيَا أَرْجُوْ أَنْ أُصِيْبَهَا مِنْکَ، وَلَا قَرَابَةَ بَيْنِي وَبَيْنَکَ، قَالَ: فَلِأَيِّ شَيْءٍ؟ قُلْتُ: ِللهِ. قَالَ: فَجَذَبَ حِبْوَتِي، ثُمَّ قَالَ: أَبْشِرْ إِنْ کُنْتَ صَادِقًا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِي اللهِ فِي ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، يَغْبِطُهُمْ بِمَکَانِهِمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ. ثُمَّ قَالَ: فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَحَدَّثْتُهُ بِحَدِيْثِ مُعَاذٍ، فَقَالَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، يَقُوْلُ عَنْ رَبِّهٖ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی: حَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَنَاصِحِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَحَقَّتْ مَحَبَّتِي عَلَى الْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ، وَهُمْ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ، يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالصِّدِّيْقُوْنَ

بِمَكَانِهِمْ.(١)

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

ایک روایت میں ابو مسلم الخولانی بیان کرتے ہیں کہ میں نے معاذ بن جبل ﷺ سے کہا: خدا کی قسم! میں بغیر کسی دنیاوی مقصد کے آپ سے محبت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھ سے محبت رکھیں، میرے اور آپ کے درمیان کوئی قرابت داری نہیں ہے۔ معاذ بن جبل ﷺ نے کہا: پھر کس لیے (محبت کروں)؟ میں نے جواب دیا: اللہ کے لیے، پس اُنہوں نے میرا کپڑا کھینچا، پھر کہا: میں خوشخبری سناتا ہوں کہ اگر تم سچے ہو تو بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ کے لیے آپس میں محبت کرنے والے اُس دن (یعنی روزِ قیامت) عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے سائے کے

(١) أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٢٨، الرقم/٢٢٨٣٤، وابن حبان في الصحيح، ٢/٣٣٨، الرقم/٥٧٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٥، الرقم/٣٤١٠٠، وأبو نعيم في حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، ٥/١٢٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/٣١٢، الرقم/٣٧٥، وابن عبد البر في التمهيد، ٢١/١٣١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١١، الرقم/٤٥٧٥، والهيثمي في موارد الظمآن/٦٢٢، الرقم/٢٥١٠، وأيضًا في مجمع الزوائد، ١٠/٢٧٨-٢٧٩، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٩٣۔

سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ان کے اس مرتبہ پر انبیاء وشہداء رشک کریں گے۔ پھر (ابو مسلم خولانی نے) کہا: میں وہاں سے نکلا اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاں آیا اور ان سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی گفتگو بیان کی، تو عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت واجب ہوگئی، اور میرے لیے ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میری خاطر آپس میں ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی، اور میرے لیے آپس میں ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر میری محبت لازم ہوگئی اور وہ (جن کے لیے اللہ کی محبت لازم ہوگئی) نور کے منبروں پر ہوں گے، انبیاء وصدیقین ان کے درجات پر رشک کریں گے۔

اِسے امام احمد نے، ابن حبان نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

إِنَّ ذِكْرَهُ يُنْجِي مِنْ عَذَابِ النَّارِ

﴿اللہ تعالیٰ کا ذکر عذابِ دوزخ سے نجات دیتا ہے﴾

٤١. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَقُوْلُ اللهُ ﷻ: أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (روزِ قیامت) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: دوزخ میں سے ہر ایسے شخص کو نکال دو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی مقام پر مجھ سے ڈر گیا۔

اسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے اور امام حاکم نے کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ أَنَسٍ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ اللهَ

٤١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب صفة جهنم، باب ما جاء أن للنار نفسين، ٧١٢/٤، الرقم/٢٥٩٤، والحاكم في المستدرك، ١٤١/١، الرقم/٢٣٤، وأيضًا، ٢٤٤/٥، الرقم/٨٠٨٤، وابن أبي عاصم في السنة، ٤٠٠/٢، الرقم/٨٣٣، والبيهقي في الاعتقاد، ٢٠١/١۔

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةٍ حَتّٰى يُصِيْبَ الْأَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذِّبْهُ اللهُ تَعَالٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

ایک روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کے خوف سے اس کی آنکھیں اس قدر اشک بار ہوئیں کہ زمین تک اس کے آنسو پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن عذاب نہیں دے گا۔

اسے امام طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

وَفِي رِوَايَةِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَمَلٌ أَحَبَّ إِلَى اللهِ، وَلَا أَنْجٰى لِعَبْدِهٖ مِنْ ذِكْرِ اللهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.(۲)

---

(۱) أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/ ٢٨٩، الرقم/ ٧٦٦٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/ ١٧٨، الرقم/ ١٦٤١، وذكره المنذري في الترغيب والترهيب، ٤/ ١١٣، الرقم/ ٥٠٢٣۔

(۲) أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ١/ ٣٩٥، الرقم/ ٥٢٠، وذكره

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

ایک روایت میں حضرت معاذ بن جبل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر حال میں اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ کوئی عمل نہیں اور دنیا و آخرت میں اس کے بندے کا کوئی عمل ذکر سے زیادہ نجات دلانے والا نہیں۔

اسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

.... الهندي في كنز العمال، ١/٤٢٦، وأيضًا، ٢/١٠٨-١٠٩، الرقم/٣٩٣١، ٣٩٣٧، والعجلوني في كشف الخفاء ومزيل الألباس، ١/١٨٨، الرقم/٤٩٨۔